بلوچی گرامر

مرتبہ : میجر ای-موکلر

مترجم : محمدّ بیگ بلوچ



بلوچی اکیڈمی ، کوئٹہ

بلوچی گرامر

مرتبہ : میجر ای۔موکلر
مترجم : محمّد بیگ بلوچ



بلوچی اکیڈمی
مکران ہاؤس۔ کوئٹہ

بار اول انگریزی کتاب ——— ۱۸۷۷ء
اردو ترجمہ بار اول ——— ۱۹۷۳ء
اردو ترجمہ بار دوم ——— ۱۹۸۸ء
اہتمام ——— سیلز اینڈ سروسز کوئٹہ
قیمت ——— Rs 90 روپے
——— روپے

اس کتاب کی اشاعت کا اہتمام ادارہ سیلز اینڈ سروسز کبیر بلڈنگ جناح روڈ کوئٹہ نے کیا۔ فون نمبر:- ۷۸۴۰۱

مشمولات

عرض مترجم

جب پہلی بار میجر موکلر کی یہ نایاب کتاب میں نے اپنے ایک کرم فرما کے ہاں دیکھی تو میں نے اسمیں اپنی گہری دلچسپی کا اظہار کیا جس پر انہوں نے ازراہِ لطف وکرم مجھے اس کے مطالعہ کی اجازت دیدی مگر ساتھ ہی ساتھ اپنی اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ میں بلوچی زبان کے بارے میں اس قدیم نسخے کا اردو زبان میں ترجمہ کردوں. گو کہ اسوقت مجھے اپنی علمی کم مایگی اور بے بضاعتی کا شدید احساس تھا لیکن ایک محترم دوست کی خواہش کا احترام اور پھر میری نظر میں ایک ایسی کتاب کا ترجمہ جس کی طباعت ۱۸۷۷ء میں ہوئی ہو اور جس کی اس وقت دنیا میں بمشکل صرف چند ہی کاپیاں زمانے کی دست برد سے محفوظ رہ گئی ہوں، اُسے مکمل طور پر ناپید ہونے سے بچانے اور علم دوست حضرات تک وسیع پیمانے پر پہنچانے کے مترادف تھا چنانچہ باوجود اپنی مذکورہ استعدادی کمزوریوں کے مجھے تعمیلِ ارشاد کیلئے طوعاً وکرہاً تیار ہونا پڑا اور اس طرح میں نے اس بارِ گران کو اپنے ناتوان کاندھوں پر اٹھا لیا۔

میں اس حقیقت کے اعتراف واقرار میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا کہ میں اردو کا اہل زبان نہیں ہوں اور نہ ہی لسانیات اور صرف ونحو کا ماہر، اسلئے ترجمہ کرتے وقت مجھے جن بیشمار دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا ہے، اس کا اندازہ صرف وہی لوگ بخوبی لگا سکتے ہیں جو اس فن کی باریکیوں کو سمجھتے ہیں اور جنہوں نے اس دشتِ بے آب وگیاہ کی سیاحی کی ہو۔

قواعدِ صرف و نحو سے قطع نظر، مافی الضمیر کے اظہار کیلئے ہر زبان کا ایک مخصوص مزاج ہوتا ہے اور میری نظر میں علاوہ دیگر امور کے مترجم کی سب سے اہم ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ وہ ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرتے وقت دونوں زبانوں کے مزاج کا پوری طرح ادراک رکھتا ہو اور ان کے درمیان موجود فرق کو کم سے کم کرنے کی کوشش کرے۔ میں نے بھی اس اہم ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کی ہے، مجھے اس میں کہاں تک کامیابی ہوئی ہے، اس کا احتساب اہلِ نقد و نظر ہی کر سکتے ہیں.

ترجمہ کرتے وقت میں نے زبان کے اظہار و بیان اور صرف و نحو کی ترکیبات و اصطلاحات اور ان کی فنی باریکیوں کو صحت کے ساتھ جائے اردو میں منتقل کرنے کی مقدور بھر کوشش کی ہے اور اس کے لئے میں نے متعدد کتب سے استفادہ بھی کیا ہے، لیکن اس کے باوجود میں قطعی طور پر اس امر کا مدعی نہیں کہ ترجمہ خامیوں سے مبرا و منزا ہے.

ترجمہ کے بارے میں مزید اسقدر عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب چونکہ تقریباً ایک صدی قبل لکھی گئی تھی. لہٰذا اس کی زبان فطری طور پر اُس عہد کی زبان ہے اور جدید انگریزی سے قدرے مختلف، چنانچہ اصل انگریزی متن میں کئی الفاظ و تراکیب ایسی موجود ہیں جو نہ صرف جدید انگریزی زبان میں متروک و مفقود ہو چکی ہیں بلکہ عام لغات میں بھی انکا وجود نہیں. علاوہ بریں، میجر صاحب چونکہ بنیادی طور پر ایک ماہر صرف و نحو نہیں تھے لہٰذا وہ اپنے مافی الضمیر کے صحیح اور سہل انداز میں اظہار سے اکثر جگہ قاصر رہے ہیں اور ایسے مواقع پر وہ اُلجھاؤ اور ابہام کا شکار ہوگئے ہیں

چنانچہ زیرِ نظر ترجمہ میں کہیں کہیں اس الجھاؤ اور ابہام کو محسوس کیا جا سکتا ہے.

دوسری بات جو عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ ترجمہ چونکہ اصل متن کے عین مطابق کیا گیا ہے اسلئے ترجمہ میں بلوچی کا وہی رسم الخط و حروفِ تہجی استعمال کئے گئے ہیں جنکو میجر موصوف نے اختیار کیا ہے. اور جنہیں وہ عربی و فارسی خط قرار دیتے ہیں. یہی وجہ ہے کہ زیرِ نظر ترجمہ میں "ٹ" (ٹ)، "ڈ" (ڈ)، اور "ڑ" (ڑ) وغیرہ جیسے حروف من و عن استعمال کئے گئے ہیں.

بہرحال میں اپنی اس مخلصانہ کوشش کو اس جذبہ سے اہلِ علم و بصیرت کی خدمت میں پیش کرنے کی جسارت کروں گا کہ اس نایاب کتاب کے عام ہونے کے بعد شاید بلوچی زبان کے طالبان و محققان کے لئے بالخصوص اور تشنگانِ علم کے لئے بالعموم علم و فن کی نئی راہیں کھل جائیں.

محمد بیگ بلوچ
کراچی۔ ۵ جنوری سنہ ۱۹۷۱ء

(الف)

بلوچی زبان کا صرف ونحو

دیباچہ

بلوچی نام ہے اس زبان کا جسے ہمارے نقشوں میں بلوچستان نامی ایک خطہ پر آباد تمام لوگ (علاوہ براہویوں کے، جن کی اپنی ایک علیحدہ زبان ہے جسے کردی یا کردگالی کہا جاتا ہے جو شاید دراوڑی زبانوں کے گروہ، "SYTHIAN GROUP" سے تعلق رکھتی ہے) استعمال میں لاتے ہیں ایک ایسے خطہ پر جو شرقاً غرباً تقریباً سات سو میل اور شمالاً جنوباً تین سو میل ہے۔ اور سوائے برٹش انڈیا کی مغربی سرحدوں پر واقع کوہِ سلیمان کے دامن میں آباد قبائل سے بھی اُسے خاص طور سے منسوب کیا جاتا ہے، جو غالباً اسے نہایت ہی صحیح طور پر استعمال کرتے ہیں.

بیجا نہ ہوگا اگر یہ سوال کیا جائے کہ آیا ملک کے مختلف حصوں میں تلفظ، محاورہ خاص الفاظ کے استعمال یا کسی اور واضح خصوصیات میں اس زبان میں فرق کیا جاتا ہے کہ نہیں، یا یہ کہ (لسانی بنیادوں پر) یہ زبان زبانوں کے کس گروہ، خاندان، یا شاخ سے تعلق رکھتی ہے، یا یہ کہ آیا یہ اس خطہ کی اصل زبان ہے اور یہ کہ موجودہ وقت میں ملک کے کس خطہ میں اس کا صاف اور صحیح استعمال کیا جاتا ہے۔ یا یہ کہ ان کے اجداد کہاں سے اور کب آئے۔؟؟

ان سوالوں کے جواب میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جہاں تک تلفظ کا تعلق ہے۔ مکران (بلوچستان کا جنوبی اور مغربی حصہ) کے مختلف اضلاع میں بہت ہی خفیف سا فرق پایا جاتا ہے اور کچھ الفاظ یا ان الفاظ کی مختلف ساخت، ملک کے کچھ حصوں میں، چھوٹے یا بڑے پیمانے پر، محدود پائی جاتی ہے۔ (اگر اس ضمن میں مرتبہ صحیفوں پر یقین کیا جائے تو) یہ خصوصیات بشمول نحوی (SYNTACTICAL) یا اصطلاحی فرق کے کوہِ سلیمان کے دامن میں آباد قبائل کی مقامی زبان میں موجود ہیں، جن سے ان کی زبان عام بلوچی (عوامی) زبان سے ذرا بہتر نظر آتی ہے۔

اور جہاں تک بجائے خود، بلوچی زبان کا تعلق ہے، ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ آریائی زبان کی ایک ایرانی شاخ ہے اور پہلوی زبان کی بہن معلوم ہوتی ہے ایک ایسی شاخ جو یقیناً پہلوی کی طرح اور اسکے دوش بدوش (وقت کے ایک خاص حصہ میں) قدیم فارسی سے نکلی ہوئی ہو۔ اور میرے خیال میں بھی، موجودہ زبان، قدیم فارسی سے نکلی ہوئی ہے اور مکران میں پھلی پھولی اور پروان چڑھی ہے۔[۱] اس لحاظ سے اسے ایک خالص زبان قرار دیا جا سکتا ہے۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ کس بنی یا بعد کے عہد میں اس زبان نے ان لوگوں سے کیا اثر لیا ہے جو دیگر زبانیں بولتے ہوں اور اس ملک میں باہر سے آئے ہوں، میرے خیال میں اس پر بحث کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس سوال سے اس زبان کی ایرانی اصلیت پر

---

[۱] میں کیل یونی ورسٹی کے لسانیات کے پروفیسر ڈاکٹر اندریس جو پہلوی زبان کے ایک فاضل ادیب اور جو خصوصاً زبانوں کے اس گروہ کے متعلق ایک سند کی حیثیت رکھتے ہیں، کا نہایت ہی مشکور ہوں جنہوں نے بلوچی اور پہلوی زبانوں کے باہمی رشتہ کے متعلق ازراہِ نوازش میری رہنمائی کی ہے۔ (مصنف)

کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اس زبان کے بولنے والوں کا جہاں تک تعلق ہے، انکے متعلق ہنوز بہت ہی کم معلوم کیا گیا ہے۔ ہمیں ابھی تک تو نہ لفظ بلوچ کی وجہ تسمیہ ہی معلوم ہے اور نہ ہی اسکے لغوی معنی جبکہ اُسے پہلی بار استعمال میں لایا گیا ہو اور نہ ہی یہ کہ وثوق سے اس لفظ کو کس سے موسوم کیا جائے۔

بلوچستان میں (بردہیوں کے علاوہ) اور علاوہ ان لوگوں کے جنکا حسب نسب کا علم نہیں ہوتا، ہندوستانی، ایرانی، عربی اور سامی النسل قبائل موجود ہیں، جو سب کے سب اپنے آپ کو بلوچ کہلاتے ہیں اور بلوچی زبان بولتے ہیں۔ سامی النسل لوگوں کا کہنا ہے کہ الیپو (ALEPPO) کے قرب و جوار سے انہیں ساتویں صدی عیسوی کے اواخر میں محمد صلعم کے نواسے حضرت حسینؓ کو مدد کرنے کی پاداش میں خلیفہ یزید اوّل کے جور و ستم نے ہجرت کرنے پر مجبور کیا۔ اور یہ کہ مشرق کی جانب سفر کرتے ہوئے ان کا گزر ایران سے ہوا اور یوں وہ براستہ مکران سندھ اور ہندوستان میں داخل ہوئے۔ اور جب (ان علاقوں میں) انہیں تنگ کیا گیا تو ان کے بیشتر حصہ نے کوہ سلیمان کے دامن میں آکر بود و باش اختیار کر لی جہاں پر وہ ابھی تک آباد ہیں۔ بقیۃ السیف مختلف اوقات میں مکران لوٹے۔ مکران میں سامیوں کی یہ آمد سولہویں صدی کے اواخر یا سترھویں صدی کے اوائل میں معلوم ہوتی ہے۔ اور میرے خیال میں بعض لوگ انہیں ہی خالص بلوچ قرار دیتے ہیں۔ میں اس سے اتفاق نہیں کرتا، لیکن اس پر محض اسلئے تحیص کرنا بھی نہیں چاہتا کہ میں ہنوز لفظ بلوچ کی وجہ تسمیہ نہیں معلوم کر سکا ہوں۔ لیکن مجھے اس سے اتفاق ہے کہ اگر یہ ان کا اصلی اور مخصوص نام ہے اور ان کی آمد سے قبل مکران میں نامعلوم تھا، تو پھر مکران میں بولی جانے والی زبان کو بلوچی کہنا غلط ہے (اسکو مکرانی کہنا چاہیئے) بلکہ (اسکے برعکس) اسکو مکرانی زبان

کی صرف اس مقامی بولی سے ہی منسوب کیا جا سکتا ہے۔ جسے کوہ سلیمان کے دامن میں آباد بلوچ یعنے رند اور مری وغیرہم استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ مکران کی زبان تلفظ صرف و نحو کے قواعد کے تحت اس کی بناوٹ اور محاورہ کی رو سے بلاشبہ ایک ایرانی بولی ہے اور علم اللسانیات کی رو سے جزوی طور پر (ایرانی کی) ہم جنس ہے جبکہ کوہ سلیمان کے دامن میں رہنے والے قبائل کی زبان بھی بلا مبالغہ وہی ہے، لیکن جسے وہ اپنے سفر مکران کے دوران مکمل طور پر اختیار نہیں کر پائے (وہ بارہ اور پندرہ سال تک اس ملک میں رہے) اور اس زبان کو سامی النسل حلقی SEMITIC GUTTURALS اور دیگر غیر ملکی آوازوں کی آمیزش سے جو ایرانی زبان کے لئے اجنبی ہوں، اس طرح بولا جسطرح کہ ایک عرب یا سامی سے بولنے کی توقع کی جا سکتی ہو اسکے علاوہ ثانی الذکر بولی میں بہت سے ہندوستانی الفاظ کی آمیزش کے بھی امکانات ہیں جو مکران میں اجنبی ہیں اور صرف و نحو کے قواعد کی رو سے ایک خاص قسم کی بناوٹ یا ترکیب (یا کسی ایسی چیز کی ضرورت) جس کا کہ بعض اوقات کھٹکا ہوتا ہے ملکے بھی امکانات ہیں [1]

اور جہاں تک اس مسئلہ کا تعلق ہے کہ بلوچستان میں وہ کونسا ٹھیک مقام ہے جہاں یہ زبان پاک اور صحیح طریقہ پر بولی جاتی ہے، میں وثوق سے کچھ نہیں کہہ سکتا، لیکن قدرتی طور پر صحیح اور پاک زبان کی توقع، جو کہ بیرونی اثرات کی زد میں نہ آئی ہو،

---

[1] مغربی سرحدوں کے پہاڑی قبائل کی بولیوں پر میرے تمام خیالات ان معلومات پر مبنی ہیں جو میں نے "بلوچی" پر لکھے گئے ان صحیفوں سے حاصل کی ہیں جنہیں بنگال سول سروس کے جناب سی۔ ای۔ گلیڈ اسٹون اور راجپوتانہ کے کمشنر آر۔ آئی۔ بروس نے ترتیب دئے ہیں۔ ذاتی طور پر میں ان بولیوں سے ناواقف ہوں۔ (مصنف)

ملک کے وسطی حصہ میں کی جا سکتی ہے اور میرے خیال میں یہ زبان ضلع کیچ کے شمال اور جنوب میں واقع کوہستانی سلسلوں میں رہنے والے قدیم تر باشندوں کے پاس ہے۔

زیر نظر تصنیف کو میں نے زیادہ تر اس بولی کی بنیاد پر لکھنے کی کوشش کی ہے جو میری نگاہ میں زبان کی بناوٹ میں بہترین ہے۔ میں نے زبان کے ان اختلافات کا بھی ذکر کیا ہے جنکے پیدا ہونے کا احتمال ہے اور جنکو میں نے محسوس کیا۔ اور مجھے یقین ہے کہ مکران میں بولی جانے والی اس زبان کی خالص طور پر تحصیل کے سلسلے میں میں نے بہر طور چھوٹے پیمانے کی ضرورت سے ہمیشہ گریز کیا ہے۔

ای موکلر

پہلا باب

حروف تہجی

(١) بلوچی زبان کو بمشکل ایک تحریری زبان کہا جاتا ہے، کیونکہ عوامی خط وکتابت زیادہ تر فارسی میں ہوتی ہے، جو کام صحیح یا غلط، خوشنما یا بدنما، صرف محررین ہی اپنی صلاحیت کے مطابق سرانجام دیتے ہیں۔ اور اس حقیقت سے انکار نہیں کہ بلوچی زبان کے بیشتر شعراء وادباء اپنا یا دوسروں کا کلام عربی یا فارسی رسم الخط میں لکھتے ہیں۔ اور ہر ایک اپنے اپنے طور پر الفاظ کے ہجے کرتا ہے۔ بعض لوگ ایسے حروف سے طبع آزمائی کیا کرتے ہیں جو کہ عربی یا جدید فارسی میں مقبولیت سے رائج ہوں، خصوصاً ان الفاظ کے استعمال میں جو عربی یا فارسی سے بلوچی زبان میں مستعار لئے گئے ہوں۔ چنانچہ ایسی ترکیبیں ایجاد کی گئیں جنکو اگر ان حروف کے اوزان کے تحت زیر زبر پڑھا یا استعمال کیا جائے تو وہ بجائے خود مشکل سے بلوچی الفاظ معلوم ہونگے۔ مثال کے طور پر، "شاعر" (بمعنے شاعر)، "لعب" (بمعنے کھیل)، "تصقیر" (جو دراصل تقصیر بمعنے غلطی ہے)، "تعی" (بمعنے تمہارا) دوسرا گروہ ان الفاظ کو ٹھیک اسطرح لکھتے ہیں جسطرح بلوچی میں تلفظ کئے جاتے ہیں مثلاً "شائر"، "لیب"، "تسکیر" اور "ق ی"۔ یہاں میں ثانی الذکر طریقہ کو اگلے صفحات میں اختیار کروں گا۔ مکران کی بلوچی میں چونکہ مندرجہ ذیل عربی حروف کے لئے ایسی آوازیں قطعاً نہیں ہیں جو مشابہت میں ان کی طرح ہوں:۔

ح، ذ، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ق

اس لئے میں بھی انہیں اختیار نہیں کروں گا (گو کہ بعض حالات میں جبکہ کوئی لفظ

عربی یا جدید فارسی سے مستعار لیا گیا ثابت ہوتا ہو، اور یہ سمجھتے ہوئے کہ ایسے حروف صوتی لحاظ سے نہیں بلکہ صرف آزمائشی طور پر مستعار لئے گئے ہوں تو ایسی صورت میں ان پر توضیحی بحث کی اجازت ہوگی)

٢۔ اس زبان میں تین ایسی اصواتِ حروفِ صحیح (CONSONANTAL SOUNDS) ہیں جن کی نمائندگی "تؕ" (ٹ)، "دؕ" (ڈ) اور "رؕ" (ڑ) کرتے ہیں۔ یہ تقریباً انہی حروف کی مانند ہیں جو ہندی میں آوازوں کے لئے مروج ہیں۔

نوٹ:۔ مندرجہ بالا حروف پہلی نگاہ میں تو ہندی نژاد یا زیادہ تر براہوئی زبان کے معلوم ہوتے ہیں۔ جن کے یہاں مجھے یقین ہے کہ بالکل ایسی ہی تین آوازیں ہیں۔ مگر قابل تجسس بات یہ ہے کہ یہ حروف یا آوازیں اُس عہد کے ناموں میں بھی ملتی ہیں جبکہ ابھی تک اس قوم کا مکران میں ورود بھی نہیں ہوا تھا۔ شاید یہ آوازیں شام یا کردستان کی کچھ بولیوں میں ملیں۔

٣۔ فارسی زبان کے حروف یا اعراب سامی خط (SEMITIC CHARACTER) کی بمشکل یا یہ کہنا چاہیئے کہ نامکمل یا ناقص طریقہ سے نمائندگی کر رہے ہیں جنہیں کہ وہ اسوقت لکھے جاتے ہیں اور بلوچی میں عرب وفارسی خط (PERSI-ARABIC CHARACTER) کو رائج کرنے کیلئے زبان کی مختلف اعرابی اصوات (VOWEL NOUNDS) کے لئے زبان کو بعض اوقات علم ہجا (املا) کے اشارات (ORTHOGRAPHICAL SIGNS) کے ایک وسیع تر ہیولی کی ضرورت بجائے خود پڑتی ہے۔

بلوچی میں تین مختصر اعراب َ، ِ، ُ، ہیں جو فارسی و عربی حروف تہجی ـَ (فتحہ) ـِ (کسرا)، اور ـُ (ضمہ) کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اور تین اعراب آ، ی، وُ، بشمول فارسی "وٗ" اور "ےٗ" ہیں جنہیں مجہول کہا جاتا ہے۔ از ان سوائے "آ" مثلاً "اور" "او" کی ممدود آوازیں بھی ہیں۔ اور میرے خیال میں (فرانسیسی زبان کی طرح) ناک سے نکالی جانے والی

آوازوں کے اعراب (NASAL VOWELS) بھی ہیں. البتہ موجودہ تصنیف میں، انتقالِ صوتی (TRANSLITERATION) کی رو سے بلوچی الفاظ کے صحیح اعراب دینے کی کوشش نہیں کروں گا. بلکہ فتحہ، کسرا اور ضمہ کی نمائندگی کے لئے صرف ـَ، ـِ، اور ـُ پر ہی اکتفا کروں گا. کہیں کہیں "و" اور "ے" کو بھی بطور مختصر اعراب کے استعمال کیا جائے گا. لیکن صرف اس صورت میں جب ان کے اور "و" اور "ی" کے درمیان کے فرق کو سمجھانا نہایت ہی ضروری ہو جائے.

(۴) طویل اعراب "وُ" اور "یِ" کی معروف اور مجہول آوازوں کے درمیان کے فرق کو مندرجہ ذیل خاکہ میں واضح کیا گیا ہے.

(۵) مندرجہ ذیل خاکہ میں اس کتاب میں ان جا بجا استعمال ہونے والے الفاظ کے طریقۂ انتقالِ صوتی (SYSTEM OF TRANSLITERATION) کو ظاہر کیا گیا ہے :-

نقشۂ حروفِ تہجی

حروف	وزن	آواز
ا	اَ، اِ، اُ	ان کے ساتھ استعمال ہونے والے اعراب کی آواز و پر ان کا انحصار ہے.
ب	ب	جیسے انگریزی (اردو) میں
پ	پ	ایضاً
ت	ت	فارسی کی طرح (زبان کو دانتوں کے درمیان کرکے)
ٹ	ٹ	جیسے ہندی میں ٹ، لیکن زبان کو تالو پر زور دیکر
ث	ثھ اور ث	زیادہ تر "س" میں کی استعمال ہوتا ہے. کبھی کبھی فارسی اور کبھی کبھی عربی کی طرح استعمال ہوتا ہے.
ج	ج	جیسے انگریزی (اردو) میں
چ	چ	ایضاً
خ	خ	میرے خیال میں صرف چند مقامی بولیوں میں استعمال ہوتا ہے.
د	د	جیسے انگریزی (اردو) میں
ڈ	ڈ	زیادہ تر جیسے ہندی میں
ر	ر	فرانسیسی زبان کی طرح جیسے لفظ "رول" میں استعمال ہوتا ہے
ڑ	ڑ	زیادہ تر جیسے ہندی میں استعمال ہوتا ہے.
ز	ز	جیسے انگریزی (اردو)
ژ	ژ	جیسے اردو میں انگریزی کے "Z" کی طرح جو "AZURE" میں استعمال ہوا ہے.
س	س	جیسے انگریزی (اردو) میں
ش	ش	ایضاً
ف	ف	ایضاً - اور زیادہ تر "پ" کی ہیئت میں استعمال ہوتا ہے.
ک	ک	جیسے انگریزی (اردو) میں
گ	گ	اس حرف کی آواز بعض اوقات نہایت ہی عجیب ہو جاتی ہے جب کسی لفظ کے آخر میں آتا ہے تو یہ "گ" اور "ہ" کے درمیان کی آواز ہو جاتا ہے لیکن بہر حال عربی کے حلقی "غ" کی طرح ہرگز نہیں ہے. یہ قدیم فارسی کے "گھ" کی مانند ہے مگر کسی لفظ کے پہلے حرف کی حالت میں یہ ہمیشہ "گ" کی حیثیت میں استعمال ہوتا ہے.

ل	ل	جیسے انگریزی (اردو) میں
م	م	ایضاً
ن	ن	زیادہ تر غنہ کی حیثیت ہیں لیکن جب کسی طویل حرف علت (اعراب) کے بعد استعمال ہوتا ہے تو "ن" کی ہیئت اختیار کرتا ہے۔
★و	و	جیسے انگریزی (اردو) میں
ھ	ھ	ایضاً
★ی	ی	ایضاً

(۶) ★ — ایک مختصر اعراب سے متحرک "و" اور "ی" مندرجہ بالا خاکہ میں حروفِ صحیح (CONSONENTS) کے نمائندہ کی حیثیت سے استعمال ہوتے ہیں جب ان کے آگے کوئی مختصر اعراب استعمال ہوتا ہے تو وہ ایک طویل اعراب کا آمیختہ (جز) یا حرفِ مقرون (DIPTHONG) کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔

(۷) (علاوہ چند کے) کسی لفظ کے آخر میں "ھ" کے آگے اگر ـَ یا اَ (فتحہ) استعمال ہوتا ہے تو (فارسی کی طرح) وہ بے آواز ہو جاتا ہے یا تو پھر "گ" میں تبدیل ہو جاتا ہے جیسے کہ "دیتہ" یا "دیتگ" بمعنے دیکھا، "شُتہ" یا "شُتگ" بمعنے گیا (یا جا چکا) ثانی الذکر صورت میں اسے انتقالِ صوتی کے عمل میں دکھایا نہیں جائے گا۔

(۸) چھوٹے حروف علت یا اعراب (SHORT VOWELS)

ـَ	اَ	جیسے "اَب" یا "تب" میں
ـِ	اِ	جیسے "اِس" یا "کِس" میں
ـُ	اُ	جیسے "تُم" یا "گُم" میں

(۹) ۓ ہمزہ کی نمائندگی (COMMA) کرے گا۔

(۱۰) طویل اعراب (LONG VOWELS)۔

آیا	آ	جیسے "آپ" یا "آس" میں
ـُو	اُو	جیسے "پھول" یا "دور" میں
و	او	جیسے "تول" یا "مور" میں
ی	ای	جیسے "جبین" یا "تیر" میں
ے	یے	جیسے "ریل" یا "جھیل" میں

(۱۱) حروفِ مقرون (DIPTHONGS)۔

وَ	اَو	جیسے "طَور" یا "اَور" میں
یَ	یَ	جیسے "میّت" یا "جیّد" میں

(۱۲) طویل اعراب اور حروفِ مقرون ہمیشہ "آ" کو "وَ" میں۔ "وْ" کو "یْ" میں۔ "وَ" کو "یِ" میں (اور علیٰ ہذا القیاس) تبدیل کرتے ہیں۔

(۱۳) حروفِ صحیح (CONSONENTS) میں کبھی کبھی مندرجہ ذیل حروف باہم تبدیل ہو جاتے ہیں۔

الف:- پ، ب، ف، اور و

نوٹ:- پیرا ۵، ۶، ۸ اور ۱۱ میں کتاب کے اصل متن میں برائے تمثیل انگریزی کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جبکہ یہاں آسانی کی خاطر انہی الفاظ کے ہم وزن اردو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ (مترجم)

ب۔ ت، ث، س، اور د

ج۔ چ، ش، اور ژ

د۔ ن اور ر

ڈ۔ ڈ اور گ

(۱۴) یہ تبدیلیاں صوتی خصوصیات کا باعث بنتی ہیں اور تفریح طبع کیلئے استعمال میں نہ لائی جائیں۔ مثلاً "ببتہ"، "پوتہ" اور "بیسہ" (بمعنے ہونا یا ہوا)۔ ان سب میں حرفِ آخر "ہ" "گ" میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

(۱۵) حرفِ آخر، خصوصاً کسی فعل کے اختتام میں استعمال ہونے والا "ت" ہمیشہ حذف کیا جاتا ہے۔ بعض لوگوں کے خیال میں یہ تخفیف دوسرے حروف کے نسبت زیادہ اثر رکھتا ہے۔ مثلاً

آمردءِ سرمزن ئنت	اس آدمی کا سر بڑا ہے
اے منیگنِت	یہ میرا ہے
اگر ببیت	اگر ہو
من چُست کُت نکُت	میں اُٹھا نہ سکا
آ شتگنت	وہ جا چکے ہیں
آ ترا دات (دننت)	وہ تمہیں دیگا
آ تیا چل مردم کُشتگنت	اس نے چالیس آدمی مار ڈالے ہیں۔
بلکہ آرویت	شاید وہ جاوے
ہُن نبیت	کسی صورت میں بھی نہیں
آ تو کُو لُنت گردیت	وہ گھٹنوں کے بل چلتا ہے
بادشاہ کا مُرد	جب بادشاہ کا انتقال ہوا

تومنی اُشتِر ندیت	کیا تم نے میرا اونٹ نہیں دیکھا

جب حرفِ آخر "ت" (انقضائے مضارع کے واحد غائب کے حرفِ آخر) کے طور پر استعمال ہو تو اسے شاذ و نادر ہی ادا کیا جاتا ہے (ملاحظہ ہو پیرا ۹ ج)، جیسے کہ انگریزی زبان کے لفظ "INT" کی جگہ "IN" استعمال ہوتا ہے لیکن میں اس خیال کا حامی ہوں کہ تحریر میں "ت" کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے، بلکہ یہ پڑھنے والے پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ اپنی طبیعت یا دیگر وجوہ کی بنا پر اسے حذف کرے یا نہ کرے۔ بالکل اسی طرح مقامی بولیوں میں کہیں کہیں الفاظ کے آخر میں استعمال ہونے والے حروف د، س، ث، گ، اور ک کا استعمال نہ ہونا بھی گوارا کیا جائے۔

(۱۶) جو الفاظ مختصر اعراب کے آگے استعمال ہونے والے "ہ" پر ختم ہوتے ہیں، ان کا تلفظ اسطرح کیا جائے گویا وہ "آ" یا "وَ" پر ختم ہو رہے ہیں۔ اور اسماء (NOUNS) کے معاملات میں تو اس طرح تخفیف ہو گویا ان کی ہیئت ہی ایسی ہے۔ مثال کے طور پر:۔

شورہ یا شورا / یا شورَو	بمعنے	بارود
پائندہ یا پائندا / یا پائندَو	بمعنے	فائدہ
بدتہ یا بیتا / یا بیتَو	بمعنے	تھا یا ہوا

نوٹ:۔ تحریر میں شدید قسم کے ماضی معطوفہ (PAST PARTICIPLE) کے آخر میں استعمال ہونے والے "گ" یا "ہ" کو میرے خیال میں کبھی

بھی الگ نہیں کرنا چاہیئے، (کیونکہ) ایسا کرنے سے غیر ضروری مشکلات اور اُلجھنیں پیدا ہوتی ہیں، لیکن وہ اسم جو "ہ" پر ختم ہوتے ہوں، اگر کوئی چاہے تو بلا تامل انہیں اسطرح لکھ سکتا ہے گویا وہ "آ" یا "وَ" پر ختم ہو رہے ہوں.

(۱۷) میرے خیال میں (خارجی یا نو آمدہ الفاظ کے علاوہ) ایسے تمام اسماء کے پیچھے "ک" یا "گ" لگانا چاہیئے جو طویل اعراب پر ختم ہوتے ہوں. مثلاً :-

ماھی یا ماھیگ بمعنے مچھلی

دوسرا باب

حرف تنکیر (ARTICLE)

(۱۸) انگریزی لفظ "THE" کی طرح بلوچی زبان میں کوئی متعین حرف تنکیر (DEFINITE ARTICLE) نہیں ہے، لیکن جب اس کا مفہوم ادا کرنا مقصود ہوتا ہے تو اسم کی مفرد (SIMPLE) حالت ہی اس سلسلے میں کافی ہے.

(۱۹) ضمائر اشارہ (DEMONSTRATIVE PRONOUNS) "آ" (یا "ھاں") بمعنے "وہ" اور "اِے" (یا "ھِے") بمعنے "یہ" جب اسم کے آگے استعمال ہوں تو انکا ترجمہ اکثر "THE" کیا جانا چاہیئے. جیسے :-

آ مَرد کہ من دیتہ بمعنے وہ آدمی جسے میں نے دیکھا ہے.

(۲۰) اسم کے آگے "ے" (مجہول) استعمال کرنے سے غیر متعین حرف تنکیر (INDEFINITE ARTICLE) کا اظہار کیا جا سکتا ہے. جب اسم کی تعریف کی جانی ہو تو اقتضائے اسم پر "یے" لگایا جاتا ہے جو بعد میں "یِ" (معروف) میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جیسے کبھی کبھی فعل یا دیگر قسم کا ملحقہ (AFFIX) اس کے پیچھے لگایا جاتا ہے. مثلاً

من مَردے دیتہ بمعنے میں نے ایک آدمی دیکھا ہے

مَردِ یا منا راجتہ " ایک آدمی نے مجھے مارا ہے!

نوٹ :- (الف) - یہ "ے" ہمیشہ ایسے اسم کے ساتھ لگایا جاتا ہے جو صفتِ عددی (NUMERICLE ADJECTIVE) "یک" (ایک) سے وحدت میں محدود کیا گیا ہو. اور میں جب اس کا حوالہ دوں گا تو میں اسے وحدت کے "ے" کے طور پر استعمال کروں گا. جیسے کہ :-

من یک مردے دیتہ بس   بمعنے   میں نے صرف ایک آدمی دیکھا ہے.

نوٹ:۔ (ب) وحدت کے "ے" کا یہ استعمال بعض اوقات خاص ترکیبات کے بننے میں مدد دیتا ہے (اس کا ذکر چوتھے باب ــــ کے پیرا ۵۳، صفت میں اور تیسرے باب کے پیرا ۴۳ اور ۴۴، اسم میں کیا گیا ہے)

(۲۱) اسم کی ایسی حالتِ اضافی (GENITIVE CASE) میں جہاں کہ وحدت کا "ے" جوڑا گیا ہو۔ وہاں "ـَ" (فتحہ) کو واضح نہیں کیا جاتا ہے بلکہ ایسی صورتوں میں "ے" کو "ی" میں تبدیل کیا جاتا ہے. جیسے کہ:۔

اِے جَنینیِ لوگ ایت   بمعنے   یہ ایک زنانہ مکان ہے یا
یہ ایک زنان خانہ ہے

تیسرا باب

اسم (NOUN)

(۲۲)۔ یونانی اور لاطینی اسماء (NOUNS) کی بعض صورتوں کی طرح بلوچی اسم میں لفظی طور پر تبدیلی نہیں ہوتی لیکن جملے میں استعمال ہوتے ہوئے ان کا باہمی رشتہ اور لفظ سے رشتہ یا تو حیثیت یا کیفیت اور یا تو پھر اجزائے لفظی (SYLLABLES) یا ان پر لگائے ہوئے نشانات سے وضع کئے جاتے ہیں. اس امر کو ذہن نشین کرتے ہوئے، اسم کو انہی اجزائے لفظی سے عام تصریف (DECLENSION) کی شکل میں ظاہر کیا جائے جیسے کہ ذیل میں دئے ہوئے گردان یا تصریف میں ظاہر کیا گیا ہے.

واحد

حالتِ فاعلی	(NOMINATIVE)	لوگ	مکان
مضافِ الیہ	(GENITIVE)	لوگَ	مکان کے
مفعولِ ثانی	(DATIVE)	لوگا یا لوگارا	مکان کو یا سامنے مکان
مفعول (حالت)	(ACCUSATIVE)	لوگ، لوگا یا لوگارا	مکان
فاعل	(AGENT)	لوگا	مکان کے ساتھ
حالتِ ندائیہ	(VOCATIVE)	او لوگ	اے مکان

جمع

حالتِ فاعلی	ندارد	ندارد

مضافِ الیہ	لوگانی	مکانوں کے
مفعولِ ثانی	لوگاں . لوگانا	مکانوں کو یا مکانوں کی جانب
مفعول (حالت)	لوگاں	مکانات
فاعل	لوگاں	مکانات کے ساتھ
حالت ندائیہ	او لوگاں	اے مکانات

نوٹ :- تمام اسموں کی اسی طرح تصریف کی جاتی ہے، علاوہ ان اسموں کے جو "آ" (الف) پر ختم ہوتے ہوں، اور جو لفظ کے درمیان اور آخر میں اور صیغہ جمع کے "آن" "ین" "یہ" (ی) مندرج کرنے کا باعث بنتے ہیں اور مضافِ الیہ واحد کیلئے "ئی" لاتے ہوں۔

(۲۳) حالتِ فاعلی (NOMINATIVE) :- فاعل واحد (NOMINATIVE SINGULAR) افعالِ لازمی (INTRANSITIVE VERBS) کے تمام زمانوں (TENSES) کے آگے استعمال ہوتا ہے، لیکن مضارع (AORIST TENSE) کی صورت میں افعالِ متعدی (TRANSITIVE VERBS) کے آگے استعمال ہوتا ہے (ملاحظہ ہو فاعل پیرا ۲۸)

(۲۴) (بلوچی زبان میں) فاعل جمع (NOMINATIVE PLURAL) کوئی بھی نہیں ہے، اس ضرورت کو فاعل واحد (NOMINATIVE SINGULAR) کے ساتھ ایک فعل جمع (PLURAL VERB) کو جوڑ کر پورا کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ :-

آمنا نگن ءَ دَیَنت	وہ مجھے روٹی دینگے
آمنا راجنّت	وہ مجھے مارینگے
آمرد اش (اچ) کجا اتکگنت	وہ مرد (لوگ) کہاں سے آئے ہیں۔

(۲۵) مضافِ الیہ (GENITIVE) :- جب دو اسم باہم ملتے ہیں، اور ان میں سے ایک دوسرے کو معنوی اعتبار سے محدود کر دیتا ہے تو وہ محدود شدہ اسم (یا ضمیر)

مضاف الیہ میں پہلے لگایا جاتا ہے۔ (فارسی قواعد کے برعکس) اور اس طرح بعد میں آنے والے اسم کو حسبِ ضرورت تصریف میں لایا جاتا ہے۔ جیسا کہ :-

ھما مَردءِ سَر مزنت[1]	اس آدمی کا سر بڑا ہے
مَردءِ سَرءِ مید من بُرتہ[2]	اس آدمی کے سر کے بال میں نے کاٹے ہیں۔

(۲۶) مفعولِ ثانی (DATIVE) :- مفعولِ ثانی کا اظہار اسمِ مخصوص کے ساتھ "آ" یا "ارا" لگانے سے ہوتا ہے۔ ایسے جملوں میں جہاں کوئی فاعل (AGENT CASE) "آ" پر ختم ہوا ہو (جیسے زمانۂ ماضی میں فعل "دیا" کے بعد)، تو الجھن سے بچنے کے لئے مفعولِ ثانی کا اظہار "ارا" لگا کر کیا جاتا ہے۔ مثلاً :-

آمردا (یا مردءِ ارا) اسپے بدئ = اس آدمی کو ایک گھوڑا دیدو۔

من وتی اسپا آمردا (مردءِ ارا) دیاں = میں اپنا گھوڑا اس آدمی کو دیدوں گا۔

آیا را من اسپے داتہ = اسے میں نے ایک گھوڑا دیا۔

نوٹ :- اگلے صفحے میں آسانی کی خاطر، مفعولِ ثانی کی اس صورت کو جیسے پیچھے "ا" لگایا جاتا ہے، مفعولِ ثانی کی صورت اول (FIRST FORM OF THE DATIVE) کہا جائے گا۔

(۲۷) جب حرفِ ربط (PREPOSITION) کے چھوڑ دینے سے کوئی الجھن پیدا نہ ہو تو بغیر حرفِ ربط کے مفعولِ ثانی کی صورتِ اول کا استعمال حرکت (ارادی) "جانب یعنے TO" یا "پر یعنے AT" کا اظہار کرتے وقت کیا جاتا ہے۔ مثلاً :-

---

[1] اس جملہ میں "ھما مَرد" کو "ھما مرد ء" پڑھا جائے۔

[2] اسی طرح اس جملہ میں "سَرءِ مید" کی جگہ "مرد ءِ سَرءِ مید" پڑھا جائے، اور "بُرتہ" کی جگہ "چتہ" استعمال ہوتا ہے۔ مترجم

من مُلکا شتگان (یا شتان) — میں شہر کی جانب (یا شہر سے چلا) گیا

من مُلکا اتکان (یا اتکگان) — میں شہر کی جانب (یا شہر سے چلا) آیا

مُلکا نت — شہر میں ہے۔

(۲۸) اگر کسی جملے کے مطلب میں شبہ ہو تو حروفِ ربط "اَش" یا "اَچ" (یا اس کا مخفف "چ") بمعنے "سے" اور "پَ" بمعنے "جانب" استعمال کرنا چاہیئے۔ (یہ مفعولِ ثانی کی صورتِ اوّل کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو پیرا ۳۲!) جیسا کہ:-

من اَش مُلکا شُتان (یا شُتگان) — میں شہر سے چلا گیا۔

من پَمُلکا شتگان (یا شتان) — میں شہر کو گیا۔

(۲۹) مفعولِ ثانی کی صورتِ اوّل کو "کب" - "کب تک" - "کہاں تک" - "کسطرح" "قبضہ" - "علت" - "کیفیت" اور "تعدد" وغیرہم کے اظہار کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً:-

آشُہبا تکہ — وہ صبح کو آیا

دُرواھ ین روچا ھُہ وداِ شتہ — وہ پورا دن وہیں رہا۔

(ھتی سُولا د) شُتگنت — وہ کچھ منٹ پیشتر جا چکا تھا۔

کیانا یادانا شتہ[1] — وہ گرتا سنبھلتا گیا۔

(۳۰) مفعولِ ثانی کی صورت اول میں ظرفِ مکانی (ADVERB OF PLACE) اکثر اسم کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

(۳۱) مفعول (ACCUSATIVE):- یہ کبھی کبھی وہی ہے جو فاعل (NOMINATIVE) ہے، اور کبھی کبھی اس کا اظہار اسم محض کے ساتھ "ا" یا "ارا" لگا کر کیا جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل ضابطوں سے یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ کونسی صورت کیونکر جملہ میں استعمال کی جانی چاہیئے:-

(۳۲) تمام اسماء کو مختصراً دو اقسام میں منقسم کیا جا سکتا ہے۔

قسم اوّل:- یہ جگہ اور موسم وغیرہم جیسے خصوصی ناموں پر مشتمل ہے، جو صرف معین و مخصوص طور پر استعمال میں لائے جائیں۔ جیسے۔ ابراہیم، گوادر، موسم گرما۔

قسم دوئم:- یہ ان تمام اسماء پر مشتمل ہے جو پہلی قسم کے اسماء سے متعلق نہ ہوں اور جو کبھی معین طور پر جیسے "وہ آدمی" (یعنے خاص آدمی)؛ کبھی غیر معین طور پر جیسے "ایک آدمی" (یعنی کوئی بھی ایک آدمی) اور کبھی عمومی طور پر جیسے "آدمی" (یعنے عام آدمی) استعمال ہو۔

(۳۳) اسم معین طور پر اس وقت استعمال ہوتا ہے جب وہ مضارع میں "آ"، یا "ارا" کے ہمراہ، کسی متعدی فعل (TRANSITIVE VERB) کے مفعول (OBJECT) کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے کہ:-

آگوادرا (یا گوادرارا) جنت — وہ گوادر پر حملہ کرے گا

---

[1] یادآھانہ - صحیح لفظ ہے

من آمردا (یا مردارا) جنان — میں اس آدمی کو ماروں گا

اے مرد آمردا
(یا مردارا) جنت } یہ آدمی اس آدمی کو مارے گا

نوٹ:۔ حالت کی تصریح متعین نہیں ہے۔ جیسا کہ:۔

من آسکی گوشت وران — میں ہرن کا گوشت کھاؤں گا۔

(البتہ) ملکیت یا رشتے کا اظہار متعین ہے۔ جیسا کہ:۔

من تئی گوشتا وران — میں تمہارا گوشت کھاؤں گا۔

(۳۴) متعین طور پر استعمال کی صورت میں، متعدی فعلوں کے زمان ماضی میں اسم مفعول (OBJECT NOUN) یا اسم فاعل (SUBJECT NOUN) کو یا تو فاعل کی شکل میں استعمال کیا جائے یا اس کے پیچھے "ا" یا "ارا" لگایا جائے۔ ضمائر شخصی (PERSONAL PRONOUNS) کے ساتھ ہمیشہ "ا" یا "ارا" لگایا جاتا ہے۔ جیسا کہ

آیا گوادرا (یا گوادرارا) جتہ — اس نے گوادر پر حملہ کیا ہے۔

من آمرد (یا مردارا) جتہ — میں نے اس آدمی کو مارا ہے

اے مردا آمردا (یا مردارا) جتہ — اس آدمی نے اس آدمی کو مار ڈالا

بادشاہا آمرد کشتگ — بادشاہ نے اس آدمی کو مار ڈالا

نوٹ:۔ جب فاعل یا مفعول کے جمع کے اظہار کی ضرورت در پیش ہو (ہمارا اشارہ زمان ماضی میں فعل متعدی کی جانب ہے) تو اسم کو قطعاً جمع نہیں بلکہ فاعل واحد (NOMINATIVE SINGULAR) میں، اور فعل کو جمع میں لانا چاہیئے۔ (اس ضابطہ کا اطلاق ضمائر شخصی کے غائب پر بھی ہوتا ہے) جیسا کہ

آیا مِن لوگ، پروشتگنت، — اس نے میرے مکانات مسمار کئے ہیں۔

ھما مُرگ کہ من سُھبی
ترادا تگنت کو ئنت } وہ پرندے کہاں ہیں جو میں نے آج صبح تجھے دیئے تھے؟

بادشاہا ھما مَرد کشتگنت — بادشاہ نے ان آدمیوں کو مار ڈالا

من آکشتگنت — میں نے ان کو مار ڈالا

(۳۵) اسم غیر معین طور پر اس وقت استعمال ہوتا ہے جب وہ کسی متعدی فعل کا مفعول ہو اور اس کے ساتھ کبھی بھی "ا" یا "ارا" نہیں لگایا جاتا ہو۔ جیسا کہ:۔

آمردے کُشیت — وہ ایک آدمی مارے گا۔

آیا مردے کُشتہ — اس نے ایک آدمی مار ڈالا ہے

لہتے مرد بکُش — چند آدمی مار ڈالو

(۳۶) <u>اسم کا عمومی استعمال</u>

اسم جب مضارع میں متعدی فعل کا مفعول ہو تو اس کو ترجیحی طور پر فاعل کی شکل میں استعمال کیا جاتا ہے، لیکن اس کے ساتھ "آ" یا "ارا" بھی لگانا چاہیئے جیسا کہ:۔

مرد مرد ء جنت
جنین ء نجنت } مرد مرد کو مارے گا عورت کو نہیں۔

گوک کاہ ء وارت
گوشت ء نوارت } گائے گھاس کھاتی ہے، گوشت نہیں۔

جب زمان ماضی میں یہ (اسم) کسی متعدی فعل کا مفعول یا فاعل ہو تو فاعلی صورت مندرجہ ذیل ہونی چاہیئے:۔

من مرد کُشتہ جنین ھچبر نکُشتہ — میں نے مرد مارے ہیں، عورت ہرگز نہیں مارے۔

(۳۷) تحکمانہ انداز میں کسی فعل کے مفعول کا اقتضاء " آ " پر ہوتا ہے۔ اگر تعدد کی لحاظ سے اسکے ساتھ ایک دو، تین وغیرہم نہیں لگائے گئے ہیں تو پھر " باز " (بمعنے بہت) " لھتے یا چیزے " (بمعنے چند) اور " کمکے " (بمعنے کچھ یا تھوڑے) وغیرہم جیسے الفاظ لگائے جائیں۔ جیسے :۔

یک مردے بکُش	ایک آدمی مار ڈالو
دو مرد بکُش	دو آدمی مار ڈالو
منا ورگی آپ بدی	مجھے پینے کا پانی دو
منا کمکے ورگی آپ بدی	مجھے تھوڑا سا پینے کا پانی دو
منا آسکی گوشتا بدی	مجھے ہرن کا گوشت دو

(۳۸) حالتِ فاعلی (AGENT CASE)

حالت فاعلی، فعل اور متعدی افعال کے صرف ان صورتوں میں استعمال ہوتا ہے جنہیں " ذہنی حرکت "، " جسمانی تکلیف " اور " جذبہ " کا اظہار ہوتا ہو جس طرح ماضی معطوفہ (PAST PARTICIPLE) مجہول میں تشکیل پاتے ہیں جیسے ابھی پیرا ۳۲ میں کیا گیا ہے کہ ایسے فعلوں کے اسم مفعول (یا فاعل) جس میں کسی جاندار یا بے جان شے کی کثرت (PLURALITY) کا اظہار مقصود ہو، تو ایسی صورت میں اسم کی معمولی وحدانی صورت کا اطلاق کرنا چاہیئے، اور فعل کو جمع کی حیثیت دیجائے جیسے کہ :۔

مردا اسپا (یا اسپارا) کُشتہ	آدمی نے گھوڑے کو مار ڈالا ہے۔
آیا منارا (یا منا) جتہ	اس نے مجھے پیٹا ہے۔
من آیارا (یا آیا) جتہ	میں نے اُسے پیٹا ہے۔

اے مردا آمرد (یا مردارا) جتہ	اس آدمی نے اُس آدمی کو پیٹا ہے۔
جنینا کندتہ آیا گریتا	عورت ہنسی ہے اور وہ رویا ہے۔
آیا گریتا	وہ رویا ہے
آگریت	وہ روئے گا
بچکا کُلّتہ	لڑکا کھانسا ہے۔
آیا منی لوگ پروشتگنت	اس نے میرے مکانات مسمار کئے ہیں۔
اے مردا ہمامرد کُشتگنت	اس آدمی نے ان آدمیوں کو مار ڈالا ہے۔

(۳۹) اسم کی صورتیں یا حالتیں (FORMS OF NOUNS) :۔

بلوچی میں عام طور پر اسم اس طرح ترتیب پاتے ہیں جیسے فارسی میں۔ مندرجہ ذیل چند نہایت ہی کار آمد ترکیبیں ہیں :۔

(۴۰) اسم مجمل (ABSTRACT NOUN)

اسم مجمل، صفت کے ساتھ " ہی " لگانے سے بنائے جاتے ہیں۔

مثلاً :۔ " شر " بمعنے اچھا سے " شری " بمعنے اچھائی۔ " ہراب " بمعنے بُرا سے " ہرابی " بمعنے " بُرائی "، " جھُل " بمعنے گہرا سے " جھُلی " بمعنے گہرائی اور اسیطرح " بُرز " بمعنے بلندی سے " بُرزی " بمعنے بلندی وغیرہ،

آچات چُنت دستا جھُلینت	وہ کنواں کتنے ہاتھ گہرا ہے
آچاتَ[1] جھُلی چُنت دستنت	اس کنوئیں کی گہرائی (ہاتھ[2] کے حساب سے) کتنی ہے؟

---

[1] آچات بھی صحیح جملہ ہوگا [2] ہاتھ نصف گز کے برابر ہے

(۴۱) اسم کو وحدت کی شکل میں اظہار کرنے کیلئے اس کے ساتھ "ے" مجہول لگایا جاتا ہے۔ لیکن اس سفت کی حیثیت میں جو کہ "ین" پر ختم ہو بس "شرین" یعنے اچھا سے "شرّینے" یعنے ایک اچھی شے؛ اور "ھرابین" یعنے برا سے "ھرابینے" ایک بُری شے وغیرہ وغیرہ۔

اے مرد شرینے	یہ آدمی ایک اچھا (آدمی) ہے
اے کوہ بُوزینے	یہ پہاڑ ایک اونچا (پہاڑ) ہے۔

(۴۲) مذکورہ بالا صورت میں خاص طور پر وحدت کے "ے" کے لئے مخصوص ہے۔ (ملاحظہ ہو پیرا ۲۰ جس میں ایک ایسی صفت اسم میں متبدل ہو جاتی ہے جو صفت کے طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا) اور اس صورت میں دیکھا جا سکتا ہے کہ مندرجہ بالا طریقہ پر جب سفت کے ساتھ وحدت کا "ے" لگایا جاتا ہو یا معمولی طور پر اسم کے ساتھ لگایا جاتا ہو اور اس سے متعلقہ فعل یعنے خالص فعل "ہونا" زمان حال میں واحد غائب ہو، تو فعل کے ملحقہ (AFFIX) کو نظر انداز کرنا پڑتا ہے۔

اے مرد شرینے	یہ آدمی ایک اچھا (آدمی) ہے۔
اے شرین مردے (یا مردے شرین)	یہ ایک اچھا آدمی ہے۔

(۴۳) (لیکن) اگر ذکر زمان ماضی کا ہو تو فعل کے ملحقہ کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ:-

آھانِ تو کایک مردے شَرت	انہیں سے ایک آدمی اچھا تھا

(۴۴) دوسرے کا "آمد اسم (یا صفت)" جو "ملکیت" یا "رشتہ" کا اظہار کرتے ہوں، "اسم یا ضمیر کے مضاف الیہ کی صورتوں میں (صیغہ واحد اور جمع) "ءگ" لگانے سے بنتے ہیں
(الف) جب مضاف الیہ (GENITIVE) پر "ـَ" (فتحہ) لگایا گیا ہو تو "ءگ" کا "ء" (ہمزہ)، "ـَ" (فتحہ) کا حرفِ مقرون (DIPHTHONG) کے

مرکب سے مل جانے سے "یَ" میں متبدل ہو جائے گا۔ جیسا کہ:-

مردَ	=	آدمی کو
مردیگ	=	آدمی کا

(ب) جب مضافِ الیہ "ی" پر ختم ہوتا ہو، تو "ءگ" کا "ء" (ہمزہ) "یے" (مجہول) میں تبدیل ہو جائے گا۔ جیسا کہ:-

مردیِ	ایک آدمی کا
مردییگ	ایک آدمی کا
آھیِ	اس کا
آھییگ	اس کا

(ت) جب کسی حرفِ صحیح (CONSONANT) کے مضافِ الیہ (GENITIVE) پر "ـِ" (کسرہ) لگایا گیا ہو، تب "ءگ" کا "ء" (ہمزہ)، "ـِ" (کسرہ) کے طریق اعراب کے مرکب میں شامل ہو جانے سے، "یے" میں تبدیل ہو جائے گا۔ جیسا کہ:-

تئیِ / تئیگ	تمہارا
شُمئیِ	آپکا
شُمئیگ	آپکا

(ث) مندرجہ ذیل مثالیں کارآمد ہو سکتی ہیں:-

لے منیگنت	یہ میرا ہے
اُتئیگنت	وہ تمہارا ہے
لے آھییگنت یا آھیگنت	یہ اس کا ہے

اے شمیگنت	یہ آپکا ہے
آ کیگنت	وہ کس کا ہے ؟
آ اش کیہ گا ئنت	وہ کس کی (ملکیت) میں سے ہے ؟
کیگ ترا رستہ	تمہیں کس کا ملا ؟
آیٹیگ منا رستہ	اس کا مجھے ملا
من وتیگ آیا را داتہ	میں نے اپنا اُسے دیا
اے مرد ئیگنت	یہ ایک آدمی کا ہے
اے لوگ بادشاھیگنت	یہ مکان بادشاہ کا ہے
اے لوگ بادشاھیئیگنت	یہ ایک بادشاہ کا مکان ہے.

نوٹ :۔ اخیر میں لگے ہوئے "ت" (اضافت) کے استعمال نہ کرنے کیلئے پیرا ۱۵ ملاحظہ فرمائیے. کچھ لوگ اس کا اعلان کرتے ہیں، لیکن جیسے پہلے ذکر کیا گیا ہے، اس کو زیادہ تر حذف کیا جاتا ہے.

(۴۵) دوسرا کار آمد اسم (یا صفت) فعل کے اخیر میں "ی" لگانے سے بنائے جاتے ہیں اور اُن سے "استعداد"، "قابلیت" اور "فوری سودمند حرکت" کا اظہار ہوتا ہے.

اے ودگی آپے	یہ پینے کا پانی ہے (پینے پینے کے قابل ہے)
اے آپ ودگیگنت	یہ پانی پینے کا ہے.
من مرگیان (یا مرگیگان)	میں قریب المرگ ہوں (یا مر رہا ہوں)

نوٹ :۔ "گ" (اضافت) کیلئے پیرا ۱۷ ملاحظہ فرمائیے.

(۴۶) تذکیر و تانیث (GENDER) :۔

حیوانات کے نام، مؤنث یا مذکر میں صفت "نرین" یعنے نر یا "مادگین" یعنے مادہ لگا کے، پکارے جاتے ہیں. جیساکہ :۔

آ مادگین گوکے (یا گوکینت) نرینے نینت	وہ گائے ہے سانڈ نہیں
آ نرینے مادگینے نینت	وہ نر ہے مادہ نہیں.

(۴۷) چند حیوانوں کے نر اور مادہ کیلئے الگ الگ نام ہیں. مثلاً :۔

کروس	مرغا
نِکینک	مرغی
پلچِن	بکرا
بُز	بکری
گِرانڈ	مینڈھا
گڈ	میش (پہاڑی) مینڈھا، مارخور

(۴۸) چند حیوانوں کے لئے عمومی نام ہیں. مثلاً :۔

پس	بکرا (کوئی بھی)
میش[۱]	بھیڑ (کوئی بھی)
اُشتر	اونٹ (کوئی بھی)

---

[۱] میش صرف بھیڑی کیلئے استعمال ہوتا ہے. بھیڑ اور بھیڑی کیلئے مشترکہ لفظ امیت پس ہے

چوتھا باب

صفت ADJECTIVE

(۴۹) بلوچی میں صفت ناقابلِ تصریف ہیں اور مندرجہ ذیل دو حصوں میں تقسیم کئے جا سکتے ہیں

حصّہ اوّل:۔ وہ جن کی ابتدائی ہیئت صفت ہے جس کے پیچھے "ی" لگانے سے اسم مجمل (ABSTRACT NOUN) تشکیل پاتا ہو (ملاحظہ ہو پیرا ۴۰) جیسے "شر" بمعنے اچھا سے "شری" بمعنے اچھائی اور "وش" بمعنے میٹھا سے "وشی" بمعنے میٹھائی۔

حصّہ دوئم: وہ جو اسموں سے بنائے جاتے ہیں۔

(۵۰) صفت کی دو ہیئتیں یا اشکال تصدق کی جائیں (بجز انکے جنکا ذکر پیرا ۶۱ میں آیا ہے)

پہلی یعنے ابتدائی شکل:۔ مذکورہ حصّہ دوئم کی صفت جو بجائے خود اسم ہیں جیسے "دار" بمعنے لکڑی یا لکڑی کی کوئی شے۔

دوسری شکل:۔ مذکورہ پہلی شکل میں "ین" کے اضافے سے تشکیل ہوتی ہے جیسے "شر" سے "شرین" اور "دار" سے "دارین"۔

(۵۱) زیرِ تکمیل صفت ہمیشہ مذکورہ دوسری شکل میں استعمال کی جاتی ہے جو ہمیشہ اسم و صرانی سے پہلے آتی ہے جیسے:۔

آ شرین مرد	وہ اچھا آدمی
لے دارین میچ	یہ لکڑی والی میز

(۵۲) کبھی کبھی تشکیل ہیئت وقت وہ اسم کے بعد بھی مندرجہ ذیل صورتیں آسکتی ہیں جیسے:۔

لے میچ دارین یا لے دارین میچ = یہ میز ہے لکڑی والی یا یہ ایک لکڑی والی میز ہے۔

آ مردے شرین یا آ شرین مردے	وہ ایک اچھا آدمی ہے۔

(۵۳) پیرا ۴۲ کے مذکورات کے مطابق یہ بات ذہن نشین کرنی چاہیئے کہ مذکورہ قسم کے جملوں میں فعل کا ملحقہ (VERBAL AFFIX) "ئنت" بمعنے "ہے" کا اضافہ نہیں کیا جا سکتا (ملاحظہ ہو پیرا ۵۲)۔ اور یہ کہتے ہوئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وحدت کا "ے" مذکورہ حصّہ اوّل کی شکل دوئم کی صفتوں میں جوڑا جا سکتا ہے جیسا کہ پیرا ۱۴ اور ۴۲ میں مذکور ہے اور جہاں تک حصّہ دوئم کی صفتوں کا تعلق ہے تو اس صورت میں "ے" کو پہلی شکل (یعنے اسم بذات خود) سے جوڑا جاتا ہے جیسے کہ:۔

اے مرد شریئے	یہ آدمی ایک اچھا آدمی ہے۔
لے میچ دارے	یہ میز لکڑی ہے (کی ہے)
اولا منی اسپ شریئے بیتہ ھنی ھرابنت	پہلے میرا گھوڑا اچھا تھا اب بُرا ہے۔
اولا تئی لوگ تگردے بیتہ ھنی بانئیت	پہلے تمہارا گھر چٹائی کا تھا اب مٹی گھارے (یا اینٹوں) کا ہے۔

(۵۴) اسموں کی یکسانیت کی صورت میں صفت کا استعمال۔

ایسی صورت میں صفت کو ہمیشہ پہلی یا ابتدائی شکل میں رکھنا چاہیئے جیسا کہ:۔

آ مرد شرینت	وہ آدمی اچھے ہیں
لے میچ دارنت	یہ میز لکڑی کی ہیں۔

(۵۵) تقابلی یا نسبتی (THE COMPARATIVE) صفت مطلق میں "تر" جوڑنے سے (صفتِ) تقابلی بنتی ہیں۔ جیسا کہ "شر" بمعنے اچھا سے "شرتر" بمعنے بہتر

"دراج" بمعنے لمبا سے "دراج تر" بمعنے لمبا یا زیادہ لمبا اور "ریک" بمعنے ریت سے "ریکتر" بمعنے ریتیلا [1]

(۵۶) وہ اسم جس سے تقابل مقصود ہو اُسے حرفِ ربط "اش" یا "اچ" (یا مخفف) بمعنے "سے" لگائے یا لگائے بغیر اسم کی حالتِ ظرفی (DATIVE) کی شکل اول میں رکھا جاتا ہے جیسا کہ:۔

اے مرد چہ آمردا
شر تر نت } یہ آدمی اس آدمی سے زیادہ اچھا ہے۔

اے راہ اچہ آراھا
دراجتر نت } یہ راہ اس راہ سے طویل تر ہے۔

(۵۷) چند ایک صفتوں کی ابتدائی صورتوں میں تقابل کے وقت معمولی سی تبدیلی آتی ہے جیسا کہ:۔

"مزن" بمعنے بڑا سے "مستر"۔ "کسان" بمعنے چھوٹا سے "کستر"۔ "برز" بمعنے اونچا سے "بستر" اور "برزتر"۔ "بز" بمعنے ثقیل سے "بستر"۔

(۵۸) افضل التفضیل (THE SUPERLATIVE)۔

صفتِ اعلیٰ کا تقابلی طور پر اظہار اس متعین اسم کے ساتھ کیا جاتا ہے جیسے مقابلے میں صفت "درستین" بمعنے سب استعمال کیا جاتا ہو۔ ایسا اسم جمع کے طور پر آتا ہے (اسم ظرف کی شکل اول) جب کہیں کسی اسم کا اظہار نہیں کیا جاتا ہو تو ایسی صورت میں اسم ظرفی (کی شکل اول) "درست"، صیغۂ جمع میں استعمال ہوگا جیسا کہ

---

[1] "ریک" کا صفت تقابلی بنانا بڑا عجیب ہے۔ مترجم

اے چہ درستین مردمان
شر تر نت } یہ سب آدمیوں میں بہترین ہے۔

اے چہ درستان
شر ترنت } یہ سب میں بہترین ہے۔

(۵۹) بہت "بُرا" (بدتر) یا "اچھا" (خوب تر) کا اظہار موجودہ متعین اسماء کو مزید متعین کرنے سے ہوتا ہے۔ یا اگر صفت، اسم کے مقابل ہو تو اس کا اظہار صفت "سک"، "سکین" بمعنے زیادہ یا بہت زیادہ کے استعمال سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ:۔

آسکین شرین مرد — وہ بہت ہی اچھا آدمی

اے آپ سک وشنت — یہ پانی بہت ہی میٹھا ہے

(۶۰) انگریزی زبان کے وہ صفت جنکا مختتمہ "LY" اور "ISH" پر ہوتا ہے جیسا کہ "PRINCELY" اور "CHILDISH"، ان کا اظہار بلوچی میں اسم کی حالتِ ظرفی سے وحدت کی "ے" جوڑنے سے کیا جاتا ہے (ملاحظہ ہو پیرا ۲۱) جیسا کہ:۔

اے بادشاھی تنبوئے — یہ ایک شاہی خیمہ ہے۔

اے بچکی ھبرے — یہ ایک بچگانہ بات ہے۔

پانچواں باب

ضمیر (PRONOUN)

(۶۱) ضمائرِ شخصی (PERSONAL PRONOUNS)

ضمائرِ شخصی اور اسموں کے طریقۂ تصریف (MODE OF INFLECTION) میں نہایت ہی خفیف سا فرق ہے۔ ان کی تصریف یا گردان مندرجہ ذیل ہے۔

واحد متکلم (SINGULAR IST PERSON)

حالتِ فاعلی (NOMINATIVE) . من - میں

مضافِ الیہ (GENITIVE) - منی - میرا

مفعول ثانی و مفعول (حالت) (DATIVE & ACCUSITIVE) - منا - منارا - مجھے - مجھکو

فاعل (AGENT) - من - میں نے

جمع متکلم :- (PLURAL IST PERSON

حالتِ فاعلی - ما - ہم

مضافِ الیہ - می - امی - ہمارا

مفعول ثانی و مفعول (حالت) - مارا - امارا - ہمیں - ہم کو

فاعل ما - اما - ہم نے

واحد مخاطب (SINGULAR 2ND PERSON)

حالتِ فاعلی	تو	تم
مضافِ الیہ	تی	تمہارا
مفعول ثانی و مفعول (حالت)	ترا - ترارا	تمہیں - تم کو
فاعل	تو	تم نے
حالتِ ندائیہ (VOCATIVE)	او تو	اے تم

مخاطب جمع (PLURAL 2ND PERSON)

حالتِ فاعلی	شما	آپ
مضافِ الیہ	شمی	آپکا
مفعول ثانی و مفعول (حالت)	شمارا	آپکو
فاعل	شما	آپ نے
حالتِ ندائیہ	او شما	اے آپ

واحد غائب (SINGULAR 3RD. PERSON)

حالتِ فاعلی	آ	یہ (وہ)
مضافِ الیہ	آئی - آیی - آہی	وہ
مفعول ثانی و مفعول (حالت)	آ - آیا - آیارا	اس کا (اُس کا)
فاعل	آیا	اس نے

جمع غائب (PLURAL 3RD. PERSON

حالتِ فاعلی	ندارد	ندارد

مضافِ الیہ	آھان	اُن کا
مفعولِ ثانی مفعول (حالت)	آھان. آھانارا	انہیں. انکو
فاعل	آھان	انہوں نے

نوٹ:۔ (الف)۔ "آیان" بھی استعمال ہوتا ہے

(ب)۔ جب کسی لفظ میں دو اعراب بیک وقت آئیں، یا زیادہ صحیح طور پر یہ کہ جب ان دونوں کو صرف ایک ہمزہ (ئے) جدا کرتا ہو، تو ایسی صورتوں میں (ئے) کی جگہ (ۓ) کے استعمال کی اجازت ہے. البتہ اگر ایسے اعراب کے اخیر میں فعل تصریف (VERBAL INFLECTION) ہے، تو اس صورت میں ہمزہ (ئے) کے بجائے (ۓ) کا نہیں بلکہ (یے) کا استعمال کرنا چاہئیے. یہ صورت واضح طور پر فعلی تصریف میں دیکھی جاتی ہے. "ھ" کو اکثر ایسے الفاظ کے ملحقہ (حرفِ اول) کے طور پر لگایا جاسکتا ہے جو "ا" (الف) سے شروع ہوتے ہوں. ایسی صورت میں "ا" کو بہر حال حذف کیا جائے گا. جیسا کہ:۔

انچو یا ھنچو بمعنے اسطرح

(۶۲) اجزائے لاحقہ (POSTPOSITIONS)

بلوچی زبان کی تمام مقامی بولیوں میں صیغۂ غائب میں مندرجہ ذیل دو اضافتی اجزائے لاحقہ (PRONOMINAL POSTPOSITIONS) ہیں جو عام اور اکثر طور پر استعمال میں لائے جاتے ہیں:۔

"ے" واحد کے لئے

"شں" (اِشں) جمع کے لئے

(۶۳)۔ (مضارع اور مفعولِ مطلق یا متجانس (COGNATE) زمانوں میں) انکو ایسے فعل سے

ملحق کیا جاتا ہے جو کسی ایسے جملے میں استعمال کیا گیا ہو جسکے مفعول کا اظہار کسی گذشتہ جملے میں کیا جا چکا ہو. جیسا کہ:۔

آمرد منی لوگا اتک اگر منءَ گِند انے من کُشءِ نے	وہ آدمی جو میرے گھر آیا تھا، اگر میں اُسے دیکھ لوں تو اُسے جان سے مار ڈالوں گا.
من تئی. اسپان ءَ گِند ان منءَ گرانِش	(اگر) میں تمہارے گھوڑوں کو دیکھ لوں تو میں انہیں پکڑ لوں گا.

(۶۴) ان کا استعمال اسم فاعل (AGENT NOUN) کی جگہ بھی کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ ایک مرتبہ استعمال کرنے کے بعد ان کا تکرار ناگوارِ خاطر ہو. اُن کا استعمال اسوقت بھی کیا جاسکتا ہے جب اسم فاعل کا اظہار نہ کیا گیا ہو اور بیان میں شخص یا اشخاص کا علم ہو جائے. اور مزید براں، زیادہ غیر واضح طور پر، فاعل کا اظہار "کون" اور "کیا" کے بغیر مقصود ہو تو "ے" کا مفہوم "اس نے" (مذکر، مؤنث اور غیر جانبدار) اور "شں (اِشں)" کا "اُنسے" لیا جاتا ہے.

(۶۵) ان اجزائے لاحقہ کا الحاق فعل سے بھی کیا جاسکتا ہے. یا فعلِ مرکب کی صورت میں اس اسم (یا صفت) سے کیا جاسکتا ہے جو آزادانہ طور پر ترکیب یا تشکیل پاتا ہو.

(۶۶) جب ان اجزائے لاحقہ کا الحاق کسی ایسے لفظ سے ہو جو "ا" پر ختم ہوتا ہو (مثلاً اسم کا مفعول یا حالتِ ظرفی میں) تو ایسی صورت میں "ا" اجزائے لاحقہ کے اعراب سے مل جاتا ہے اور اسطرح حروفِ مقرون (DIPHTHONGS) "ئی" یا "ے" کی تشکیل ہو جاتی ہے. جیسا کہ:۔

کورد یا چراگے دستا گِپت وجلگے بڈ اُکنگے (یا بڈ یٰ کُت)	کسی نابینا نے ایک چراغ ہاتھ میں لیا اور پانی کا برتن کاندھوں پر اٹھایا.
وتِ اُشتر گُتّا لونجان گنگے یا	اس نے اُسے خود اونٹ کی گردن میں لٹکا دیا ہے

وتِ اُشترِ گتشی لو بخن کُت — اُس نے اُسے خود اونٹ کی گردن میں لٹکا دیا ہے۔

یا

وتِ اُشترِ گتا لو بخانے کُت — ایضاً

(۶۷) ان اجزائے لاحقہ کا استعمال کبھی کبھی مضاف الیہ اور مفعولِ ثانی کے اظہار کے وقت بھی کیا جاتا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل مثالوں میں دکھایا گیا ہے۔

اگو آدگر برے چُنی کنت
مالیٰ جنسان و بران — اگر وہ آئندہ ایسا کرے تو میں حملہ کر کے اس کی مویشی لے جاؤں گا۔

لوگیتِ بروشان — میں ان کے مکانوں کو تباہ کر دوں گا

تو وتی اشترے بدی — تم اپنا اونٹ اُسے دیدو

مائِتِ دِین — ہم انہیں دیدینگے

بچکے بتیگ — (اس عورت کے ہاں) لڑکا ہوا ہے

دگے مردے گونتے — اس کے ہمراہ ایک اور آدمی بھی تھا۔

دُرستین مال گونتے برتگنتِش — جو سرمایہ اسکے پاس تھا اُسے وہ لے گئے ہیں۔

(۶۸) صیغۂ غائب کے ان دو اجزائے لاحقہ کے علاوہ صیغۂ متکلم (واحد اور جمع) میں ایک اور جزِ لاحقہ "ن" (اُن) اور صیغۂ مخاطب (واحد اور جمع) میں جزِ لاحقہ "ت" (اِت) بھی ہے۔ لیکن چند ایک بولیوں میں ان کا اطلاق شاذ ہی ہوتا ہے۔

اگرچہ میرے خیال میں دوسری بولیوں میں یہ بہت عام ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے گویا ان کا استعمال بھی اجزائے لاحقہ "ے" اور "ش" (اِش) کی طرح ہوتا ہے جیسا کہ:

دوشی دزن گیتگنت — گذشتہ شب میں نے چور کو پکڑا تھا

مَنت گلینت — تم نے مجھے دھتکارا (یا بھگایا)

منی براتت کُشتنت — میرے بھائیوں کو تم نے (جان سے) مار ڈالا ہے۔

اگر دو گرا گیت بد بتیں — اگر تم دو کوے دیکھ لیتے

دو روچا ترا ورشد تن کتہ — دو دن تک میں نے تمہیں خوش و خرم رکھا

وتی اُشترن داتہ — میں نے اپنا اونٹ دیدیا ہے

وتی اُشترت کیارا داتہ — اپنا اونٹ تم نے کس کو دیا ہے؟

دیگنتن یا دِیتنتن — ان کو میں نے دیکھا۔

(۶۹) ضمائر اشارہ (DEMONSTRATIVE PRONOUNS)

"اے" بمعنے "یہ"، "آ" بمعنے "وہ" جیسے ضمائر اشارہ جب اسم کے آگے استعمال میں آئیں تو وہ ناقابلِ تصریف ہیں۔ لیکن جب وہ اسماء کے نمائندہ کی حیثیت سے استعمال ہو رہے ہوں تو ان کی تصریف مندرجہ ذیل طور پر ہوتی ہے۔

واحد

حالت فاعلی	اے	یہ
مضاف الیہ	اِشی	اسکا
مفعولِ ثانی	اِشیا۔ اشیارا	اسکو
مفعول (حالت)	اے۔ اِشیا۔ اشیارا	اس کو
فاعل	اِشیا	اس نے

جمع

حالت فاعلی	نداد	ندار
مضافِ الیہ	اِشان	ان کا
مفعولِ ثانی	اِشان۔ اشانان	ان کو

مفعول (حالت)	اِشاں	انکو
فاعل	اشاں	اِنہوں نے

(۷۰) ہر دو جمع اور واحد میں ضمیر اشارہ "آ" (بمعنے وہ (غیر جانبدار) کی تعریف بعینہ ضمیر شخصی "آ" (بمعنے وہ آدمی) کی طرح ہوتی ہے. بایں ہمہ اسکو یہاں پیش کرنا غیر ضروری معلوم ہوتا ہے.

اے شرین مرد	یہ اچھا آدمی
اے شرین مرد ے	یہ ایک اچھا آدمی ہے.
اے شرین مرد انت	یہ اچھے آدمی ہیں
آھرا بنت	وہ بُرے ہیں

(۷۱) تخصیص (PARTICULARISATION) کے حرف "ہم" (بمعنے ہی) کا سابقہ ضمائر اشارہ (DEMONSTRATIVES) سے عموماً کچھ اسطرح لگا رہتا ہے گویا وہ اپنے اس زور لفظی کو کھو چکا ہو جس کی بلاشبہ توقع ہوتی ہے.

ھما مرد شرنت	وہ آدمی اچھا ہے
ھمے شرنینت	یہی اچھے نہیں

نوٹ:۔ بلاشبہ جب "ہم" بطور سابقہ "اے" اور "آ" سے لگتا ہو تو "اے" کا "ا" (الف) اور "آ" کا "~" (مد) حذف ہوتا ہے.

(۷۲) ضمائر معکوسہ (REFLECTIVE PRONOUNS)

جب ضمیر معکوسہ "وت" (بمعنے خود) کسی اسم کے آگے استعمال ہوتا ہو تو وہ غیر متصرف (INDECLINABLE) ہو جاتا ہے. لیکن جب وہ کسی اسم یا ضمیر کے قائمقام کی حیثیت سے استعمال ہو رہا ہو تو اس صورت میں صرف بصیغۂ واحد ہی مندرجہ ذیل طریقہ پر تصریف پذیر ہوتا ہے.

حالت فاعلی	وت	خود
مضافِ الیہ	وت وتی	خود کا (اپنا)
مفعولِ ثانی	وتا. وتارا	خود کو (اپنے آپکو)
مفعول (حالت)	وت. وتا. وتارا	خود. خود کو
فاعل	وت	خود نے (اسنے اپنے آپ)

(۷۳) مندرجہ ذیل مثالوں سے انکے استعمال کے طریقہ کو ظاہر کیا گیا ہے.

آوت اتکہ	وہ خود آیا ہے.
آیا من وت تو اد یان	میں تمہیں وہ (شے) خود دیدوں گا
تو وتا بچار جنیں مرجیے	تم خود اپنے آپکو (اپنے تئیں) دیکھو تم کیسے آدمی ہو.
من وت لوگا ءِ بروشان	میں خود اس کے گھر کو مسمار کروں گا.
آیان وتی دُرستین مردم کُشتگنت	انھوں نے اپنے سب آدمی (جان سے) مار ڈالے ہیں
آیا وتی دُرستین برات کشتگنت	اس نے اپنے سب بھائیوں کو (جان سے) مار ڈالا ہے.
من ایئو کا وتان	میں اکیلا (خود) ہوں.
اے منی وتیگنت	یہ میرا اپنا ہے (خود کا ہے)

(۷۴) لعض اوقات "جِند" (BODY, PERSON) (بمعنے جسم، شخص) بذاتِ خود "SELF" کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے.

آ ہمی جِند اتکہ	وہ بذاتِ خود آیا ہے
منی جِند اتکہ	میں بذاتِ خود آیا ہوں

(۷۵) ضمائر موصولہ (RELATIVE PRONOUNS):-

فارسی کا حرف ربط ساز (CONNECTIVE PARTICIPLE) "کہ" (یعنے کہ. جوکہ. وہ جوکہ) جو اس زبان میں ضمائر موصولہ کا کام دیتا ہے، بلوچی زبان میں بھی تقریباً اسی طریقہ پر استعمال ہوتا ہے. البتہ بعض علاقوں میں یہ عام طور پر بالکل حذف کیا جاتا ہے. جیسا کہ:

آمرد (کہ) من دیتہ کوہ ءِ سرا بیتہ	جس آدمی کو میں نے دیکھا ہے وہ پہاڑ پر تھا.
آمردا (کہ) منارا گوشتہ شرّیں مردے بیتہ	وُہ آدمی جس نے مجھے بتایا تھا ایک اچھا آدمی تھا
اے ھما مردنت (کہ) من جتہ	یہ وہی آدمی ہے جسے میں نے پیٹا ہے
اے ھما اسپنت (کہ) من لوٹتہ	یہ وہی گھوڑا ہے جس کو میں نے مانگا تھا. (جس کا میں نے تقاضا کیا تھا)
آ اسپا (کہ) من لوٹان ھنی ملکا ئنت[1]	جس گھوڑے کی مجھے ضرورت ہے وہ اس وقت شہر میں ہے.
ھما مُرگ (کہ) من سھبی ترا دا ئنت ھنی کو ئنت	وہ مرغیاں اب کہاں ہیں جو میں نے تجھے صبح کو دی تھیں؟
آ مُرگ (کہ) من زیک[2] ترا دا تگنت ھنی کو ئنت	وہ مُرغ جو میں نے تجھے کل دیا تھا. اب کہاں ہے؟

(۴۷) ضمائر استفہامیہ INTERROGATIVE PRONOUNS

---

[1] ملک کھیتوں کے معنوں میں بھی آتا ہے.

[2] زیک کا "ک" بولنے میں حذف ہو جاتا ہے.

ضمائر استفہامیہ مندرجہ ذیل ہیں

کئے	یعنے	کون؟
چِہ	"	کیا؟
کُجا	"	کونسا؟
چُنت	"	کتنے یا کس قدر؟
کدی	"	کب، کبھی یا کس وقت؟

علاوہ ازیں "کُہر"۔ "کُجا" یا "کُجا نگو" (یعنے کہاں یا کس طرف) کو بھی انہیں شمار کیا جاتا ہے. جب انکا استعمال اسم کے ساتھ بطور سابقہ کیا جاتا ہے تو یہ غیر متصرف بن جاتے ہیں. لیکن جب صیغۂ واحد میں استعمال ہوں تو ان کی تصریف مندرجہ ذیل طریقہ پر ہوتی ہے.

واحد

حالتِ فاعلی	کئے	کون
مضافِ الیہ	کئی	کِسکا
مفعول ثانی	کیا۔کیارا	کس کو
مفعول (حالت)	کئی۔کیا۔کیارا	کون۔کس نے وغیرہم
فاعل	کیا	کس نے

جمع

حالتِ فاعلی	ندارد	ندارد
مضاف الیہ	کیگان	کس کے۔کن کے

مفعولِ ثانی اور مفعول (حالت)	کیگان	کس کو۔ کن کو
فاعل	کیگان	کس نے

واحد

حالتِ فاعلی	چه	کیا ؟
مضافِ الیہ	چی	کاہے کا (کس چیز کے) ؟
مفعول ثانی	چیا۔ چیارا	کس (چیز) کو ؟
مفعول (حالت)	چه۔ چیا۔ چیارا	کیا (کیوں) ؟
فاعل	چیا	کاہے سے (کس چیز سے)

ان کا صیغۂ جمع نہیں ہے۔

واحد

حالت فاعلی	کجام	کونسا ؟
مضافِ الیہ	کجامی	کونسا ؟
مفعولِ ثانی	کجامیا۔ کجامیارا	کس کو ؟
مفعول (حالت)	کجام۔ کجامیا۔ کجامیارا	کونسا ؟
فاعل	کجامیا	کس نے

جمع

حالتِ فاعلی	ندارد	ندارد

مضافِ الیہ	کجامانء	کن کے ؟
مفعول ثانی و مفعول (حالت)	کجامان	کن کو ؟
فاعل	کجامان	کن نے ؟

نوٹ۔ "کتام" "کدام" - "کجان" - "کتان" اور "کدان" بھی استعمال ہوتے ہیں۔

کجام مرد اترا جتہ	کس آدمی نے تجھے مارا ہے ؟
کتان لوگا روے تو	کس گھر کو تم جاؤ گے ؟

واحد

حالتِ فاعلی	چنت	کس قدر وغیرہم
مضافِ الیہ	چنت	کتنے کو وغیرہم
مفعول ثانی	چنتا۔ چنتارا	کتنوں کو وغیرہم
مفعول (حالت)	چنت۔ چنتا۔ چنتارا	کتنے وغیرہم
فاعل	چنتا	کتنوں نے وغیرہم

صیغۂ جمع میں کچھ بھی نہیں ہے

(۷) "کئی" (بمعنے کون)، "چه" (بمعنے کیا) اور "کجام" (بمعنے کونسا) کو صیغۂ جمع میں استعمال کرنے کا ایک اور محاوراتی یا اصطلاحی طریقہ بھی ہے۔ یعنے عام طور پر حرف ربط ساز (CONNECTIVE PARTICLE) "و" (او) کے لگانے اور واحد کے تکرار سے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل مثالوں میں دکھایا گیا ہے۔

کیا تراجتہ	یعنے	کس نے تجھے مارا ہے ؟
کُجام مرد اتراجتہ	"	کس آدمی نے تجھے مارا ہے ؟
کُجام مرد توجتہ	"	کس آدمی کو تونے مارا ہے ؟
اے کَنی لوگ اِنت	"	یہ کس کا مکان ہے ؟
اے لوگ کیگِنت	"	یہ مکان کس کا ہے ؟
کیا و کیا تراجتہ	"	کس کس نے تجھے مارا ہے ؟
اے لوگ کَنی و کیگِنت	"	یہ مکانات کس کس کے ہیں ؟
کَنی جنگ بیتہ	"	کون مارا گیا ہے ؟
کَنی و کَنی جنگ بیتہ	"	کون کون مارا گیا ہے ؟
کُجا جنگ بیتہ	"	کونسا مارا گیا ہے ؟
کُجا و کُجام جنگ بیتہ	"	کون کونسا مارا گیا ہے ؟
کُجامیاتراجتہ	"	(انہیں سے) کس نے تجھے مارا ہے ؟
چنتا تراجتہ	"	کتنوں نے تجھے مارا ہے ؟
کَنی و کَنی گِتے	"	اس نے کس کس کو کاٹ کھایا ہے ؟

چھٹا باب

فعل (VERB)

(۴۸) تصریف افعال (CONJUGATION OF VERBS) سے قبل یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ شخصی ارکانِ آخر یا انقضائے شخصی (PERSONAL TERMINATIONS) کا تذکرہ کیا جائے۔ انکو میں مندرجہ ذیل حصص میں تقسیم کروں گا۔ یعنے :۔

اوّل :۔ انقضائے مضارع (AORIST TERMINATION) بشمول حال و مستقبل، اور

دوئم :۔ انقضائے ماضی (PAST TERMINATION)

(۴۹) یہ ارکانِ آخر (TERMINATIONS) افعال کے مختلف زمانوں میں استعمال ہونے کے علاوہ اسماء، ضمائر اور صفات وغیرہم کے ساتھ بھی لگائے جاتے ہیں اور فعلِ وصلی (SUBSTANTIVE VERB "to be") کے مضارع اور زمان ماضی کے نعم البدل بھی ہیں۔ (طلباء اگر چاہیں تو وہ ان کو، اور ان تمام ارکانِ آخر کو جو افعال کے مادوں (ROOTS OF VERBS) کے ساتھ لگے ہوئے ہیں، فعل مفروضہ (IMAGINARY VERB) "اَگ" یعنے "ہونا" کے حصص تصور کریں۔

(ملاحظہ ہو ضمیمہ "الف")

انقضائے مضارع (AORIST TERMINATION)

واحد

متکلم (1st PERSON) آن ہوں

مخاطب (2nd. do.) "ے" یا "ئے" ہیں

غائب (3rd. do.) { یِت یا ئیت / نت یا ئُنت } ہے

جمع

متکلّم	ِن یا ئِن	ہیں
مخاطب	ِت یا ئِت	ہیں
غائب	نت یا ئُنت	ہیں

(۸۰) چند مقامی بولیوں میں انقضائے واحد متکلّم، "آن" "وُن" یا "ین" میں تبدیل ہوجاتا ہے. جیساکہ پیراگراف ۱۲ اور ۱۴ میں مذکور معروضات سے توقع کی جاسکتی تھی. چنانچہ ہم ہر دو کو سن سکتے ہیں۔

من ٔ روان (اور) منٔ رَوُون (اور) منٔ رِبین } میں جاؤں گا

منٔ بان (اور) منٔ بین میں ہوں گا۔

من شُتگان (اور) منٔ شتگون میں گیا تھا

(۸۱) واحد غائب "یت" وہ ترتیب ہے جو افعال کے مادوں سے لگایا جاتا ہے اور "ئُنت" اسماء اور ضمائر وغیرہ سے لگایا جاتا ہے اور جیسے توقع کی جاسکتی ہے زمانہ حال کے واحد غائب میں ایسے مثال مل سکتے ہیں۔
(ملاحظہ ہو پیراگراف ۱۰۷).

(۸۲) اس حقیقت کے اظہار کی چنداں ضرورت نہیں کہ وہ تراتیب جو ہمزہ (ء) سے شروع ہوتی ہیں، انکی ضرورت صرف کسی طویل اعراب کے بعد ہوسکتی ہے۔

(۸۳) پیراگراف ۳ میں بلوچی زبان میں اصواتِ اعراب (VOWEL-SONDS) کی موجودگی کا اشارتاً تذکرہ کیا گیا تھا. علاوہ ان کے جو (پیراگراف ۵، ۸ اور ۹ کے) انتقالِ لفظی کے نقشوں میں دکھائے گئے ہوں، میں یہاں پر واضح طور پر لکھوں گا کہ صیغۂ واحد غائب اور متکلّم و جمع مخاطب کے ارکانِ آخر کا اعراب ایک نہایت ہی مختصر "ی" (e) ہے جو بعض اوقات مشکل سے ہی واضح ہوتی ہے اور جو پھر بھی "ای" (i) نہیں ہے جیساکہ میں نے پیش کیا ہے.

(۸۴) انقضائے ماضی (PAST TERMINATION)

واحد

متکلّم	تان یا ئُتان	تھا
مخاطب	ِتے یا ئِتے	تھے
غائب	ِت یا ئُت	تھا

جمع

متکلّم	ِتِن یا ئِتِن	تھے
مخاطب	ِتِت یا ئِتِت	تھے
غائب	ِتنت یا ئُتنت	تھے

(۸۵) بلوچی افعال کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے یعنے افعال باقاعدہ اور افعال بے قاعدہ (REGULAR & IRREGULAR VERBS) اور پھر ان کو بھی دو ذیلی حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے یعنے فعل متعدی اور فعلِ لازم (TRANSITIVE

& INTRANSTIVE VERBS)

(۸۶) افعالِ باقاعدہ (REGULAR VERBS)

افعال باقاعدہ کی تشریح یوں کی جاسکتی ہے کہ یہ وہ افعال ہیں، جیسے غیر مشتق مادے (PRIMITIVE ROOTS)، ماضی مطلقہ بنتے وقت تبدیل نہیں ہوتے جیساکہ:۔ "بروورش" (بمعنے توڑو)، "بَرشتہ" یا "پَرشتگ" (بمعنے ٹوٹا ہوا)۔

افعالِ بے قاعدہ (IRREGULAR VERBS)

آسانی کے لئے افعالِ بے قاعدہ کی تشریح یوں کی جاسکتی ہے کہ یہ وہ افعال ہیں جن کے مادے (واحد مخاطب کے امر "IMPERATIVE") ماضی مطلقہ کی تشکیل کے وقت تبدیل ہوتے ہوں جیساکہ:۔ "جن" (بمعنے مارو)، جتہ" یا "جتگ" (بمعنے مارا یا مارا ہوا)

(۸۸) افعالِ متعدی (TRANSITIVE VERBS)

ایسے افعالِ متعدی کی دو تعریفیں ہیں جو اپنے زمانوں میں ماضی مطلقہ لینے واحد غائب اور جمع غائب سے تشکیل پاتے ہیں، اور جیساکہ لازمی طور پر اس اسم کی حالتِ فاعلی کے بعد، جو کہ ہمیشہ ان زمانوں سے پیشتر استعمال ہوتے ہیں، انہیں ایسی ترتیب سے رکھا جائے کہ وہ اپنے مفعول کے ذریعہ اظہار کئے جاسکیں (ملاحظہ ہو پیرا ۳۴ اور ۳۸)

(۸۹) افعالِ لازمی (INTRANSITIVE VERBS)

افعالِ لازمی اپنے جملہ زمانوں میں مکمل طور پر تعریف پذیر ہوتے ہیں۔ اور ان کے آگے

حالتِ فاعلی (NOMINATIVE CASE) استعمال کیا جاتا ہے بعض افعال جنہیں ہم افعالِ لازمی تصور کرتے ہیں، وہ بلوچی زبان میں افعال متعدی سمجھے جاتے ہیں (ملاحظہ ہو پیرا ۳۸) جیساکہ:۔

آئی کُلِتہ = وہ کھانسا ہے
آئی کندِتہ = وہ ہنسا ہے

(۹۰) غیر منصرف یا مصدر (INFINITIVE)

بلوچی افعال کے غیر منصرف ہمیشہ "گ" (آگ) پر ختم ہوتے ہیں جیساکہ "پروشگ" (بمعنے توڑنا)۔

(۹۱) ایک تحتی (EUPHONIC) "ب" ان مادوں کے درمیان لگایا جاتا ہے جو "ا" اور "و" پر ختم ہوں اور جو ان مادوں کے درمیان ہوں جو "ے" اور مصدری الفاظ (INFINITIVE TERMINATION) پر ختم ہوتے ہوں۔ جیساکہ:۔ "آ" (بمعنے آؤ)، "آیگ" (بمعنے آنا)، "گرے" (بمعنے روو) اور "گریوگ" (بمعنے رونا)

(۹۲) مصدر ایک فعلی اسم ہے اور عام وصلی افعال (SUBSTANTIVE VERBS) کی طرح اس کی تعریف کی جاسکتی ہے۔ اس کا اطلاق اور استعمال لاطینی اسم مصدر اور حاصل مصدر (LATIN GERUNDS & SUPINES) کی طرح ہوتا ہے۔ جیساکہ:

اگر ھمد آپ کارے بیت	اگر یہیں پانی کی ضرورت ہے تو
جلین کنتجگ لوٹیت	گہری کھدائی کرنا ہوگی
نبیگ کار مکین کارے	لکھنے کا کام نہایت مشکل کام ہے۔
آنیگا پکا مت	وہ لکھنے (کے کام) میں ماہر ہے۔

(۹۳) مادہ (ROOT)۔

مادہ کی تشکیل مصدری انقضاء "گ" کو حذف کرنے سے ہوتا ہے۔ از اں سوائے یہ امر (IMPERATIVE) کا صیغہ واحد مخاطب بھی ہے۔ جیساکہ "پروشگ" (بمعنے توڑنا) سے "پروش" (بمعنے توڑ)۔ "بہ" (کبھی کبھی "بہ") عام طور پر امر کے واحد مخاطب کے ساتھ بطور سابقہ لگایا جاتا ہے، جیساکہ اگلے صفحات میں آئے گا۔ پ اور بہ بھی بطور سابقہ لگائے جاتے ہیں۔

(۹۴) فعلِ حالیہ (PRESENT PARTICIPLE)

مصدر کے ساتھ "ا" لگانے سے فعل حالیہ کی تشکیل ہوتی ہے جیساکہ "پروشگ" (بمعنے توڑنا)، "پروشگا" (بمعنے توڑنے سے) یا (اگر ترجیح دینا مقصود ہو تو اسے محض اسم کی وہ حالتِ ظرفی سمجھا جائے جو مصدر یا حاصل مصدر "مقام"، "وقت"، اور "محل" کی دلالت کرتا ہو)

(۹۵) ماضی معطوفہ (PAST OR PASSIVE PARTICIPLE)

افعالِ باقاعدہ کے ماضی معطوفہ، مادہ کے ساتھ "تہ" یا "تگ" لگانے سے تشکیل پاتے ہیں (ملاحظہ ہو پیرا ۹۶) جیساکہ:۔

"پروش" (بمعنے توڑو)، "پرشتہ" یا "پروشتگ" (بمعنے ٹوٹا ہوا)

(۹۶) بہت سے افعالِ باقاعدہ، مادہ اور رکنِ آخر "تہ" یا "تگ" کے درمیان "ب" (کسرہ) لگاتے ہیں۔ انہی مادوں سے نکالے ہوئے افعال ہمیشہ ایسا کرتے ہیں جیساکہ جدید فارسی کے مصادر جو "یدن" پر ختم ہوتے ہیں۔ میرے خیال میں وہ جو جدید مصدری صورتیں (INFINITIVE FORMS) "ادن"، "یں"، "ئیں"، "ا" لگایا

جائے۔ جیساکہ "رسگ" (بمعنے پہنچنا)، جو فارسی میں "رسیدن" ہے، کا ماضی معطوفہ "رستہ" یا "رستگ" (بمعنے پہنچا ہوا) ہے؛ "اوشتگ" (بمعنے کھڑا ہونا)، جو جدید فارسی میں "ایستادن" ہے، کا ماضی معطوفہ "اوشتاتہ" یا "اوشتاتگ" (بمعنے کھڑا ہوا) ہے۔

(۹۷) افعالِ بے قاعدہ کے مادوں میں ماضی معطوفہ بنتے وقت ایک تبدیلی آتی ہے جیساکہ "بند"، "بستہ" یا "بستگ" (بمعنے بندھا ہوا)؛ "جن" (بمعنے مارو) "جتہ" یا "جتگ" (بمعنے مارا)۔

وہ مادے جو ج، چ، نج پر ختم ہوتے ہوں، وہ ماضی معطوفہ بنتے وقت ان حروف کو "تک" میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح وہ مادے بھی جو "ا" پر ختم ہوتے ہوں، اور ماضی معطوفہ بناتے وقت ان تغیر پذیر مادوں میں صرف "ہ" یا "گ" بڑھانا چاہیئے جیساکہ "درگیج" (بمعنے ڈھونڈو یا تلاش کرو) سے

درگیتکہ یا درگیتکگ (بمعنے ڈھونڈا یا تلاش کیا)؛

دوچ (بمعنے سیو یا سلائی کرو) سے

دوتکہ یا دوتکگ (بمعنے سیا ہوا یا سلا ہوا)؛

پرنج (بمعنے نچوڑو) سے

پرتکہ یا پرتکگ (بمعنے نچوڑا ہوا)؛

آ (اکیلے) (بمعنے آؤ) سے

آتکہ یا آتکگ (بمعنے آیا)

ہیں نے یہ درجہ بندی افعالِ بے قاعدہ میں بے قاعدگی کی تشریح کرتے ہوئے کی ہے (ملاحظہ ہو پیرا ۱۰۸)، گو کہ، جیساکہ ظاہر ہے، ان کے مادوں کے یہ تغیرات (ROOT CHANGES) قواعد کے تحت کئے جاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ زبان میں ایسے افعال ہوں جو بے ضابطہ ہیں لیکن یہ کہ ماضی معطوفہ کی تشکیل کے وقت مادہ

کے ان تغیرات کو عمل میں لانے کے لئے کسی نہ کسی قاعدے یا قواعد کو بروئے کار لایا جائے۔

(۹۸) امر (IMPERATINE)

امر کا واحد مخاطب وہی ہے جو مادہ ہے۔ اور جمع مخاطب وہی ہے جو مضارع کا مخاطب کا صیغہ ہو۔ ان دو صیغوں میں عام طور پر حرفِ سابقہ "ب" لگایا جاتا ہے۔ جیسا کہ "بکن" (یعنی کرو)، "بجن" (یعنی مارو)۔ اگر مادے کا پہلا یا دوسرا حرف "و" ہو اور جو "ـَ" (فتحہ) سے متحرک ہو، تو "بُ" کو بطور سابقہ لگایا جائے۔ جیسا کہ "بورس" (یعنی کھاؤ)، "برو" (یعنی جاؤ)۔ اگر مادے کا پہلا حرف "ا" (الف) ہمراہ "ـِ" (کسرہ) یا "ـُ" (ضمہ) ہو تو "ا" (الف) کو حذف کیا جاتا ہے اور صرف "ب" لگایا جاتا ہے۔ البتہ "ا" (الف) سے پیدا شدہ اعراب کو لیا جاتا ہے جیسا کہ "اِلگ" (یعنی چھوڑنا یا اجازت دینا) سے "بِل" (یعنی چھوڑ دو یا اجازت دو)؛ اگر وہ "ا" (الف) پرمدّ ہو تو "بیـ" لگایا جائے۔ جیسا کہ: "آیگ" (یعنی آنا) سے "بیا" (یعنی آجاؤ)۔

افعالِ مرکب (COMPOUND VERBS) کی صورت میں امر کے صیغہ مخاطب میں کوئی بھی حرفِ سابقہ نہیں لگایا جاتا ہے جیسا کہ "سجست کن" (یعنی اٹھاؤ)۔

امر کی دیگر صورتوں کا اظہار فعل "اِلگ" (یعنی چھوڑنا یا اجازت دینا) کے امر کے صیغہ مخاطب کو مضارع کے آگے استعمال کرنے سے ہوتا ہے (بعض اوقات سابقہ مسلسل (CONNECTIVE PARTICLE) "کہ" بھی لگایا جاتا ہے۔

جیسا کہ:-

بل ذکر، آ دوت یا بلے روت	اسے جانے دو
بل ذکر، من ڈروان	مجھے جانے دو

(۹۹) معطوفۂ معروف (ACTIVE PARTICIPLE)

مادے کے ساتھ "ان" لگانے سے معطوفۂ معروف کی تشکیل ہوتی ہے۔ جیسا کہ "پروش" (یعنی توڑو)، "پروشان" (یعنی توڑتے ہوئے)؛ "ور" (یعنی کھاؤ)، "وران" (یعنی کھاتے ہوئے)

(۱۰۰) چار افعال بے ضابطگی سے معطوفۂ معروف کی تشکیل کرتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔ "نندگ" (یعنی بیٹھنا)، "نندکائی" (یعنی بیٹھتے ہوئے یا بیٹھے بیٹھائے)، "اوشتگ" (یعنی کھڑا ہونا) "اوشتکائی" (یعنی کھڑے ہوئے یا کھڑے کھڑے)، "وپسگ یا وسپگ" (یعنی سونا)، "وپسکائی یا وسپکائی" (یعنی سوتے ہوئے)، "روگ" (یعنی جانا)، "راہ رواجی" (یعنی جاتے جاتے)۔ موخرالذکر "آیگ" (یعنی آنا) کے معطوفۂ معروف کی صورت میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

اسمِ فاعلی (NOUN OF AGENCY OR INTENSITY)

یہ ایک حاصل مصدر (VERBAL NOUN) ہے جو مندرجہ ذیل کیفیات کی دلالت کرتا ہے:-

ایک وہ جو عادی ہو	ONE ADDICTED TO
ایک وہ جو کامل ہو	ONE PERFECT IN

ایک وہ جو مصروف ہو۔ ONE ENGAGED

ایک وہ جو کارکردگی میں ثابت قدم ہو۔ ONE STEADFAST IN PERFORMANCE

ان تمام حرکات کا اظہار فعل کرتا ہے اور ان کی تشکیل فعل کے ساتھ "اوک" بڑھانے سے ہوتی ہے جیسا کہ۔ "منوک" (بمعنے ایک اچھا ماننے والا) "ودوک" (بمعنے ایک زبردست کھانے والا)، "دَووک" (بمعنے ایک تیزرو یا عظیم راہ رو)

نوٹ:۔ تمام اسماء کی طرح اس سے بھی صفت کی تشکیل قواعد کی رو سے ہو سکتی ہے، جیسا کہ پیرا ۴۹ اور ۵۰ میں مذکور ہے۔

(۱۰۲) طوچی فعل کی تصریف یا گردان صرف ایک ہے، جسکے زمانوں کو، آسانی کی خاطر مندرجہ ذیل چار درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:۔

درجہ اول:۔ جنکی تشکیل بلا واسطہ مادے سے ہوتی ہے۔

درجہ دوئم:۔ جنکی تشکیل فعلِ حالیہ سے ہوتی ہے (PRESENT PARTICIPLE)

درجہ سوئم:۔ جنکی تشکیل ماضی مطلقہ سے ہوتی ہے (PAST PARTICIPLE)

درجہ چہارم:۔ زمانہائے مرکب (COMPOUND TENSES)

درجہ اوّل

(۱۰۳) مضارع (AORIST)

"بروش" (بمعنے توڑو)، "منء بروشان" (بمعنے میں توڑوں گا)، جسے غیر مشتق مادوں کے ساتھ انقضائے مضارع (AORIST TERMINATION) لگانے سے مضارع (AORIST TENSE) کی تشکیل ہوتی ہے۔

مضارع کے واحد غائب کی تشکیل کے وقت رکن آخر "یت" کا "ی"

حذف کیا جاتا ہے جو ان مادوں کے پیچھے آتا ہو جو کہ "یا" "ی" پر ختم ہوتے ہوں۔ عام طور پر مختصر اعراب سے پیشتر استعمال ہونے والے "ن" اور "و" کے پیچھے ازاں سوائے ان مادوں کے بھی پیچھے آتا ہو جو اس "ری" پر ختم ہوتے ہوں جو بیک وقت "یا" "ب" میں بھی مبتدل ہو یا ان مادوں کے پیچھے پر اس "د" پر ختم ہوتے ہوں جس سے پیشتر (ـَ) (فتحہ) ہو اور (ـُ) (فتحہ) وہ جو بیک وقت "ی" میں بھی تبدیل ہوتا ہو جیسا کہ،

گرے	بمعنے	رونا	آگریت	بمعنے	وہ روئیگا
دَی	"	دے	آداتؔ	"	وہ دیگا
بی	"	ہو	آبیت	"	وہ ہوگا
جن	"	مارنا	آجنت	"	وہ ماریگا
رو	"	جا	آروت	"	وہ جائیگا
ود	"	کھا	آوارت	"	وہ کھائیگا

اپنے مضارع کے واحد غائب کی تشکیل کے وقت "زانگ" (بمعنے جاننا یا ادراک ہونا) کا رکن آخر "یہ" کو بھی حذف کیا جانا چاہیئے جیسے "آزانت" (بمعنے وہ جان جائے گا یا اُسے معلوم ہو جائیگا)

(۱۰۴) عام طور پر "یہ" طویل اعراب پر ختم ہونے والے کسی لفظ کے انقضائے ماضی و مضارع کے (ـٔ) (ہمزہ) کی جگہ استعمال ہوتا ہے جیسا کہ:۔

منءکایان	بمعنے	میں آؤں گا
منءزکانیان	"	میں کھارہا تھا

لہ صحیح تلفظ "آدنت" ہے۔ البتہ مشرقی بلوچی میں آدات استعمال ہوتا ہے۔ مترجم

۱۰۵ "ک" کو عام طور پر "ا" (الف) سے شروع ہونے والے مادوں سے بنے ہوئے مضارع کے آگے بطور سابقہ استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ابتدائی "ا" (الف) ہمیشہ حذف کیا جاتا ہے جیسا کہ:

آ (آ) کیلئے	بمعنے	آ	منُ کایان	بمعنے	میں آؤنگا
آر (آر کیلئے)	"	لا	من کاراں	"	میں لاؤنگا
رال	"	چھوڑ	من کِلان	"	میں چھوڑونگا
اوشت	"	کھڑے ہو	من کوشتان[1]	"	میں کھڑا ہونگا

نوٹ:۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ "ا" (الف) کے ساتھ لگے ہوئے اعراب کو "ک" اڑا لیتا ہے۔

(۱۰۶) جب کسی انکاری سابقہ (NEGATIVE PARTICLE) کے استعمال کی ضرورت پیش آئے تو "ک" کو لازماً حذف کرکے اسکی جگہ "بیہ" لگایا جائے جیسا کہ:

نبایان	بمعنے	میں نہیں آؤں گا
میا	"	نہ آؤ یا مت آؤ
مَیلان	"	میں نہیں چھوڑوں گا

جب "بِ" بطور سابقہ کے استعمال ہوتا ہے جیسے کہ عام طور پر زمان مستقبل کے اظہار کے وقت کیا جاتا ہے، تو "ک" کو بھی حذف کیا جاتا ہے جیسا کہ

من بِبایان	بمعنے	میں آؤنگا	(میں آؤں؟)
من بِلاں	"	میں چھوڑونگا	(میں چھوڑوں؟)

---

[1] اصل تعریف "من لوشتان" ہے۔ مترجم

درجہ دوئم

(۱۰۷) حال (PRESENT)

فعل حالیہ (PRESENT PARTICIPLE) کے ساتھ اقتضائے مضارع لگانے سے زمان حال کی تشکیل ہوتی ہے۔ وہ رکن آخر (TERMINATION) جو واحد غائب کی تشکیل کے وقت شرطیہ طور پر لگایا جاتا ہے، وہی ہے جو اسماء کے ساتھ لگایا جاتا ہے (یعنے "نت") جیسا کہ:۔

"پروشگا" بمعنے توڑتے ہوئے۔

من پروشگایاں	بمعنے	میں توڑ رہا ہوں
آ پروشگاینت	"	وہ توڑ رہے ہیں

(۱۰۸) ماضی استمراری (IMPERFECT)

اقتضائے ماضی کو فعل حالیہ کے ساتھ ملانے سے ماضی استمراری کی تکمیل ہوتی ہے۔ جیسا کہ:۔

پروشگا	بمعنے	توڑتے ہوئے
من پروشگاتیان	"	میں توڑ رہا تھا

درجہ سوئم

۱۰۹ ماضی (PRETERITE)

زمان ماضی (بشمول ماضی غیر معین یا ماضی معین) اقتضائے مضارع کے ملانے سے تشکیل پذیر ہوتا ہے بجز واحد غائب ماضی معطوفہ کے ساتھ (کوئی بھی رکن آخر نہ لگایا جائے) مزید برآں جہاں تک واحد غائب کا تعلق ہے معطوفہ (PARTICIPLE) کا حرف آخر "ک" یا "گ" یا تو حذف کیا جائے یا تو پھر رکھ چھوڑا جائے۔ زیادہ تر

اس کا رکھ چھوڑنا مرجّح ہے. جیسا کہ:-

آرست یا رستاہ یا رستِگ	رہ پہنچا

(١١٠) "ہ" اور "گ" جیسے حروف کی تغیر پذیری سے ماضی معطوفہ کی جو دو صورتیں ظاہر ہوتی ہیں، جیسا کہ پیرا ١٠٢ اور ١٠٣ میں مذکور ہے، اسلئے لازمی طور پر یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ماضی معطوفہ کی بجائے خود دو صورتیں ہیں. ایک ایسی صورت میں جب کہ ہر دو صورتیں استعمال کی جا رہی ہوں، یعنے بعض علاقوں میں ایک کے اور بعض میں دوسری کے استعمال کو عام طور پر ترجیح دیتے ہوں، تو یہ کہنا بہت مشکل نظر آتا ہے کہ کونسی صورت زیادہ عمومی طور پر استعمال ہوتی ہے. میں بذاتِ خود یہ سمجھنے پر زیادہ مائل ہوں کہ وہ صورت جو "گ" پر ختم ہوتی ہو. اسی کو زیادہ ترجیح دی جائے

(١١١) انقضائے شخصی یا شخصی ارکانِ آخر (PERSONAL TERMINATIONS)

من رستان یا رستگان	میں پہنچا ہوں
من بیتان یا بیتگاں	میں ہوا تھا (یعنی میں ہی تھا)
آشُتنت یا شُتگنت	وہ گئے یا جا چکے
جَتَن یا جتگَن	مجھ سے یہ مارا گیا
وادلش یا وارتگش	کھا چکے یا ان سے یہ کھائے گئے

(١١٢) ماضی بعید (PLUPERFECT)

ماضی معطوفہ کے ساتھ انقضائے ماضی (PAST TERMINATION) لگانے سے ماضی بعید کی تشکیل ہوتی ہے. اور اس کی بھی دو صورتیں ہیں جیسا کہ:-

من رستنتان یا رستِگتان بمعنے	میں پہنچا ہوا تھا

(١١٣) ماضی مفروضہ یا مشروط (HYPOTHETICAL OR SUBJUNCTIVE)

اس زمان کی تشکیل، ماضی معطوفہ کے رکنِ آخر "ہ" یا "گ" کو حذف کرنے اور پھر اس حذف شدہ صورت (APOCOPATED FORM) کے ساتھ "ین" بڑھانے سے، اور پھر حتمی طور پر انقضائے مضارع (بجز واحد مخاطب کے، جب کوئی بھی رکن آخر بڑھایا نہ جاتا ہو) لگانے سے ہوتی ہے "اگر" (بمعنے اگر) ہمیشہ مقدر رہے اور حسبِ خواہش اس کا اظہار بھی کیا جا سکتا ہے. جیسا کہ:-

(اگر) من شتینتان من. برات نمرتت (یا نمرتگت)	اگر میں چلا جاتا تو میرا بھائی نہ مرتا.
اگر من نگن وارتین من مرتتان	اگر میں کھانا کھاتا تو مر جاتا.

(١١٤) اس زمان میں "بِ" کو بطور سابقہ استعمال کرنے سے فعل میں پوشیدہ کام "ضرور"، "ہونا چاہئیے تھا" کا اظہار ہو سکتا ہے. جیسا کہ:

اگر آنہ شتین تو بُشُتینے	اگر وہ نہ جاتا تو تمہیں جانا چاہئیے تھا.
تو بکتین بلے تو نکتہ	تمہیں یہ کرنا چاہئیے تھا لیکن تم نے نہیں کیا.

درجۂ چہارم

(١١٥) زمانہائے مرکب (COMPOUND TENSES)

وہ زمانے جو حالت احتمالی (POTENTIAL SIGNIFICATION) کا اظہار کرتے ہوں، انکی تشکیل فعل "کنگ" (بمعنے کرنا یا کر سکنا) کے بعض زمانوں کو ماضی معطوفہ جنکے رکن آخر "ہ" یا "گ" حذف کئے گئے ہوں، کے ساتھ لگانے سے ہوتی ہے جیسا کہ:-

من شُت ئ کنان   بمعنے   میں جاسکتا ہوں

آھمود اشُت کُته   "   وہ وہاں جاسکتا تھا۔

(۱۱۶) ایک باقاعدہ فعل لازمی (REGULAR INTRANST:VE VEQB) کو بطور مثال لیتے ہوئے اور شخص ارکانِ آخر کے اطلاق کا مظاہرہ کرنے کیلئے ہم "رسگ" (بمعنے پہنچنا) لیتے ہیں، جس کی گردان مندرجہ ذیل ہے

مصدر۔ حاصل مصدر یا اسم مصدر۔ "پہنچنا"

رَسگ

فعل حالیہ — پہنچ رہا ہے

رَسگا

ماضی معطوفہ "پہنچنا"

رَسِگ یا رَستہ

فعل معروفہ۔ "پہنچے ہوئے"

رسان

اسم فاعل کا مصدر۔ "پہنچنے والا (جو ہمیشہ پہنچتا ہو)

رَسوک

مضارع — "میں شاید، ضرور پہنچوں گا وغیرہم

واحد

متکلم	منہ رسان
مخاطب	تُو رسے
غائب	آرسیت

جمع

متکلم	مارَسِن یا مارسیں
مخاطب	شمارسِت
غائب	آرسنت

حال — "میں پہنچ رہا ہوں" وغیرہم

واحد

متکلم	من رَسگایان
مخاطب	تو رَسگایے
غائب	آرسگاینت

جمع

متکلم	مارَسگاین
مخاطب	شمارَسگایت
غائب	آرَسگاینت

ماضی استمراری۔ (IMPERFECT) "میں پہنچ رہا تھا" وغیرہم

واحد

متکلم	منہ رَسگایاں
مخاطب	تو رسگایے
غائب	آرسگایت

جمع

متکلم — مارسگایتن
مخاطب — شمارسگایت
غائب — آرسگایتنت

ماضی مطلق (PRETERITE) "میں پہنچا یا پہنچ چکا" وغیرہ

واحد

متکلم — من رستان (یا) من رستگان
مخاطب — تو رستے (یا) تو رستگے
غائب — آرستہ (یا) رستہ (یا) رستگ

جمع

متکلم — مارستن
مخاطب — شمارستت
غائب — آرستنت

ماضی بعید (PLUPERFECT)، "میں پہنچا تھا" وغیرہم

واحد

متکلم — من رستان (یا) من رستگان
مخاطب — تو رستے (یا) تو رستگے

غائب — آرستنت (یا) آرستگت

جمع

متکلم — مارستتن (یا) مارستگتن
مخاطب — شُمارستتت (یا) شمارستگتت
غائب — آرستنت (یا) آرستگنت

ماضی مفروضہ یا مشروط (HYPOTHETICAL PAST)، "اگر میں پہنچتا یا پہنچ پاتا"

واحد

متکلم — من رستینان
مخاطب — تو رستینے
غائب — آرستین

جمع

متکلم — مارستینن
مخاطب — شُمارستینت
غائب — آرستینت

حال احتمالی (PRESENT POTENTIAL) "میں پہنچ سکتا ہوں" وغیرہ

واحد

متکلم — من رستکنان

مخاطب	تو رستۂ کنے
غائب	آ رستۂ کنت

جمع

متکلم	ما رستۂ کنین
مخاطب	شُما رستۂ کنِت
غائب	آ رستہ کنت

ماضی احتمالی (PAST POTENTIAL) "میں پہنچ سکتا تھا" وغیرہم

واحد

متکلم	من رستِ کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ
مخاطب	تو رستہ کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ
غائب	آ رستہ کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

جمع

متکلم	ما رستہ کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ
مخاطب	شُما رستہ کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ
غائب	آھاں رستہ کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

جیسا کہ پیرا ۳۴ میں کہا جا چکا ہے "ٔ" (ہمزہ) کسی بھی ایسے لفظ کے درمیان لگایا جاتا ہے جو کسی طویل اعراب اور مضارع پر ختم ہوتا ہو؛ بالکل اسی طرح اگر یہی لفظ کسی زمانے کی تشکیل میں مستعمل ہو رہا ہو تو بھی یہی صورت کارفرما ہو گی۔

جیسا کہ حال احتمالی کے تذکرہ میں دکھایا گیا ہے یا کسی فعل مرکب کے کسی حصہ میں، جیسا کہ،

من چست ءِ کنہ ماں بمعنے میں اٹھا سکتا ہوں۔

حتیٰ کہ میرے خیال میں اگر مضارع کے فوری پیشتر کوئی طویل اعراب پر ختم ہونے والا لفظ ہو تو "ٔ" (ہمزہ) لگانے کی اجازت ہونی چاہیے تاکہ "ٔ" (ہمزہ) مختصر اعراب کے ہم جنس کے طور پر اپنے فوری بعد آنیوالے طویل اعراب کے ساتھ استعمال کیا جا سکے یا "ٔ" کو طویل اعراب میں ضم کیا جائے جو اس کے استعمال نہ کرنے کے مترادف ہے جیسا کہ:

بوٗکنُت یا بوٗ کنُت
یا بوکنُت } اس میں بدبو ہے۔

(۱۱۸) ذیل میں ایک بے قاعدہ فعلِ لازمی کی مثال پیش کی جاتی ہے۔

مصدر، یا حاصل مصدر "جانا"

رَوَگ

فعلِ حالیہ "جاتے ہوئے"

رَوگا

ماضی معطوفہ "گیا یا جا چکا"

شُتگ یا شُتہ

فعل معروف (ACTIVE PARTICIPLE) "جاتے جاتے"

راہ[1] رواجی

اسم فاعلی کا مصدر ـــ "عظیم راہرو یا جانیوالا"

رَوُوک

---

[1] راہ روندی بھی مستعمل ہے۔

مضارع:- "میں شاید، ضرور جاؤں گا" وغیرہم

واحد

متکلم من روان
مخاطب توٗ روے
غائب آروت

جمع

متکلم مارون
مخاطب شُمارویت
غائب آرونت

نوٹ:- جیسا کہ پیرا ۱۲ ، ۱۴ اور ۸۰ سے ظاہر ہے، مندرجہ بالا زمان کے تلفظ میں ذیل کی تبدیلیاں وقوع پذیر ہوتی ہیں۔

واحد

متکلم منء رَوُون (یا) رَوِین (یا) رَیین
مخاطب توَرَیے
غائب آرویت

جمع

متکلم مارَیین

مخاطب شُمارَیت
غائب آرَونت

حال — "میں جا رہا ہوں"

واحد

متکلم من روگایان
مخاطب تو روگایے
غائب آروگاینت

جمع

متکلم مارَوگاین
مخاطب شُماروگایت
غائب آروگاینت

ماضی استمراری (IMPERFECT) "میں جا رہا تھا"

واحد

متکلم من روگایتان
مخاطب تو روگایتے
غائب آروگایت

جمع

متکلم ماروگایَتِن

مخاطب — شُماروگایِیت

غائب — آروگایِنت

امر ——— "جاؤ"

جمع	واحد
بُرَوِت	مخاطب - بُرَو

ماضی مطلق (PRETERITE) "میں گیا" یا "میں جاچکا" وغیرہم

واحد

متکلم — من شُتان (یا) شتگان

مخاطب — تو شُتے (یا) شُتگے

غائب — آ شُت (یا) شُتہ (یا شُتگ

جمع

متکلم — ما شُتن (یا) شُتگِن

مخاطب — شُما شُتِت (یا) شُتگِت

غائب — آ شُتنت (یا) شتگنت

ماضی بعید (PLUPERFECT) "میں گیا تھا" وغیرہم

واحد

متکلم — من شُتان (یا) شُتگتان

مخاطب — تو شُتتے (یا) شتگتے

غائب — آ شُتت (یا) شتگت

جمع

متکلم — ما شُتتِن (یا) شُتگتِن

مخاطب — شُما شُتتت (یا) شتگتت

غائب — آ شتتنت (یا) شتگتنت

ماضی مفروضہ (HYPOTHETICAL PAST) "اگر میں جاتا" وغیرہم

واحد

متکلم — من شُتینان

مخاطب — تو شُتینے

غائب — آ شُتین

جمع

متکلم — ما شُتینن

مخاطب — شُما شتینت

غائب — آ شتینت

حالِ احتمالی (PRESENT POTENTIAL) "میں جاسکتا ہوں" وغیرہم

واحد

متکلم — من شُت کنان

مخاطب	توشُت ءِ کنے
غائب	آشُت کنت

جمع

متکلم	ماشُت کنن
مخاطب	شُما شُت ءِ کنِت
غائب	آشُت کنت

ماضی احتمالی (PAST POTENTIAL) "میں جا سکتا تھا" وغیرہم

واحد

متکلم	من شُت ءِ کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ
مخاطب	توشُت ءِ کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ
غائب	شُت ءِ کُت (یا) کُتہ (یا) کتگ

جمع

متکلم	ماشُت ءِ کت (یا) کُتہ (یا) کتگ
مخاطب	شُما شُت ءِ کت (یا) کُتہ (یا) کتگ
غائب	آھاں شُت کُت (یا) کتہ (یا) کتگ

(۱۱۹) اب ایک ایسے بے قاعدہ فعلِ لازمی (IRREGULAR INTRANSITIVE VERB) کی ایک مثال پیش کی جاتی ہے جو "ا" (الف) سے شروع ہوتا ہے۔ (ملاحظہ ہو پیرا نمبر ۱۰۵)

مصدر، حاصل مصدر یا اسم مصدر۔ "آنا" وغیرہم

آیگ

مادہ "آ"

فعل حالیہ ——— "آرہا ہے"

اتکگ (یا) اتکہ

فعل معروفہ ——— "آتے ہوئے"

راہ رواجی (آیان)

اسمِ فاعلی کا مصدر (VERBAL NOUN OF AGENCY) "آنے والا" جو ہمیشہ آتا ہو

آیوکْ

مضارع۔ "میں شاید، ضرور آؤں گا" وغیرہم

واحد

متکلم	من ءِ کایاں
مخاطب	توءَ کایے
غائب	آ کئیت

جمع

متکلم ماکاین

مخاطب شُماکایت

غائب آکاینت

نوٹ۔ میں نے کبھی "کائیت" کو واحد غائب میں استعمال ہوتے ہوئے نہیں سنا ہے۔ اسیطرح نہ ہی فعل "زایگ" (دیکھئے جننا) کو مضارع کے واحد غائب میں "زیت" استعمال ہوتے ہوئے سنا ہے. لیکن یہ اختصار ان افعال میں عام نہیں ہے جنکے مادے "ا" پر ختم ہوتے ہوں. جیساکہ ازاں بعد آنے والے افعال میں دیکھا جاسکتا ہے.

حال ——— "میں آرہا ہوں وغیرہ"

واحد

متکلم من آیکایان

مخاطب تو آیکایے

غائب آآیکایٔنت

جمع

متکلم ما آیکاین

مخاطب شُما آیکایت

غائب آآیکاینت

ماضی استمراری (IMPERFECT) "میں آرہا ہوں"

واحد

متکلم من آیکایتان

مخاطب تو آیکایتے

غائب آآیکایت

جمع

متکلم ما آیکایتن

مخاطب شُما آیکایتِ

غائب آآیکایتنت

امر ——— "آ"

	واحد	جمع
مخاطب	بِٹاآ	بِٹاآیت

ماضی مطلق (PRETERITE) "میں آیا یا آچکا ہوں" وغیرہم

واحد

متکلم من اتکان (یا) اتکگان

مخاطب تو اتکے (یا) اتکگے

غائب آ اتک (یا) اتکہ (یا) اتکگ

جمع

متکلم ما اتکِن (یا) اتکگن

مخاطب شُما اتکیت (یا) اتکِت (یا) اتکگِت

غائب آ اتکنت (یا) اتکگنت

ماضی بعید (PLUPERFECT) "میں آیا تھا" وغیرہم

واحد

متکلم من اتکتان (یا) اتکگتان

مخاطب — تو انکئے (یا) انکگئے

غائب — آ انکت (یا) آ انکگت

جمع

متکلم — ما انکتِن (یا) انکگتِن

مخاطب — شما انکت (یا) انکگت

غائب — آ انکنت (یا) انکگنت

ماضی مفروضہ (HYPOTHETICAL PAST) — "اگر میں آتا" وغیرہم

واحد

متکلم — من اتکینان

مخاطب — تو اتکینے

غائب — آ اتکین

جمع

متکلم — ما اتکینِن

مخاطب — شُما اتکینِت

غائب — آ اتکینَنت

حالِ احتمالی — "میں آسکتا ہوں" وغیرہم

واحد

متکلم — من اتکئے کنان

مخاطب — تو اتکئے کنے

غائب — آ اتکئے کنت

جمع

متکلم — ما اتکئے کنِن

مخاطب — شُما اتکئے کنِت

غائب — آ اتکئے کننت

ماضی احتمالی — "میں آسکتا تھا" وغیرہم

واحد

متکلم — من اتک کت (یا) کتہ (یا) کتگ

مخاطب — تو اتک کُت (یا) کتہ (یا) کتگ

غائب — آ اتک کت (یا) کتہ (یا) کُتگ

جمع

متکلم — ما اتک کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

مخاطب — شُما اتک کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

غائب — آهان اتک کُت (یا) کتہ (یا) کتگ

(۱۲۰) اس امر کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ مذکورہ بالا کے ساتھ فعلِ معاون (AUXILIARY VERB) "بیگ" (بمعنے ہونا)، جیسا ایک نمونہ (PARADIGM) لگانا چاہیئے جو اس کے چند زمانوں میں سے جو یا تو متفرق افعال کی تشکیل میں اور یا تو پھر عمومی طور پر استعمال ہوتے ہوں۔ یہ اور روزمرہ کے استعمال کے دیگر بہت سے افعال، جنکے مادے "ی" پر ختم ہوتے ہوں، شخصی ارکان آخر سے بیشتر اس حرف کو حذف کر دیتے ہیں اور اس طرح انہیں یہ معمولی تبدیلی آجاتی ہے۔ یہ تو روانی سے گفتگو کے دوران ہوتا ہے ورنہ عام طور پر یہ ضروری نہیں ہے۔

مصدر - حاصل مصدر یا اسم مصدر - "ہونا" وغیرہ

بَیگ

مادہ — "ہونا"

بَیَ

فعل حالیہ — "ہوتے ہوئے"

بَیگا

ماضی معطوف — "ہوا"

بیتگ یا بیتہ

مضارع - "میں شاید، ضرور ہو جاؤں گا" وغیرہم

واحد

متکلم — من بیان (یا) بین

مخاطب — تو بیَیے (یا) بے

غائب — آ بیت

جمع

متکلم — ما بیَین (یا) بن

مخاطب — شُما بیِت (یا) بت

غائب — آ بینْت (یا) بنْت

حال — "میں ہو رہا ہوں یا ہوؤں گا" وغیرہم

واحد

متکلم — من بَیگایان

مخاطب — تو بَیگایے

غائب — آ بَیگاینت

جمع

متکلم — ما بَیگاین

مخاطب — شُما بَیگایت

غائب — آ بیگاینْت

ماضی استمراری — "میں تھا یا ہوا کرتا تھا" وغیرہم

واحد

متکلم — من بَیگایتان

مخاطب — تو بیگایتے

غائب — آ بیگایت

جمع

متکلم — ما بَیگایتن

مخاطب — شُما بَیگایتِت

غائب — آ بَیگایتنْت

نوٹ:۔ اس زمان کا استعمال شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ اس کی جگہ پر عام طور پر ماضی مطلق کا استعمال ہوتا ہے۔

امر — "ہو جا" وغیرہ

واحد	جمع
بَیَ	بَیت

ماضی مطلق — "میں تھا یا ہوا" وغیرہم

واحد

متکلم من بیتان (یا) بیتگان
مخاطب تو بیتے (یا) بیتگے
غائب آبیت (یا) بیتہ (یا) بیتگ

جمع

متکلم ما بیتن (یا) بیتگن
مخاطب شما بیتت (یا) بیتگت
غائب آبیتنت (یا) بیتگنت

ماضی بعید ——— "میں ہوتا تھا" وغیرھم

واحد

متکلم من بیتتان (یا) بیتگتان
مخاطب تو بیتتے (یا) بیتگتے
غائب آبیتت (یا) بیتگت

جمع

متکلم ما بیتتن (یا) بیتگتن
مخاطب شما بیتتت (یا) بیتگتت
غائب آبیتنت (یا) بیتگتنت

ماضی مفروضہ ——— "اگر میں ہوتا" وغیرھم

واحد

متکلم من بیتینان
مخاطب تو بیتینے
غائب آ بیتین

جمع

متکلم مابیتینن
مخاطب شُما بیتینت
غائب آبیتینت

نوٹ۔ اس فعل کو کوئی بھی حالتِ احتمالی (POTENTIAL MOOD) نہیں ہے البتہ حسبِ ضرورت احتمالی صورت یا حالتِ شرطیہ (SUBJUNCTIVE) کا اظہار حالت بیانیہ (INDICATIVE) کی تشکیل کرکے کیا جاتا ہے. جیسا کہ۔

منی ءِ دلا بیت من بیتتان = میری یہ خواہش تھی کہ میں ہوتا
من ءِ لوٹان من ءِ بان = اگر میں چاہوں تو میں ہو سکتا ہوں

(۱۲۱) ذیل میں باقاعدہ فعل متعدی (REGULALR TRANSITIVE VERB) کی ایک مثال پیش کی جاتی ہے.

مصدر۔ حاصل مصدر یا اسم مصدر۔ "توڑنا" وغیرھم

پروشگ

مادہ ——— "توڑو"

پروش

فعلِ حالیہ ——— "توڑتے ہوئے"

پروشگا یا پروشان

ماضی معطوفہ ——— "توڑا" وغیرھم

پروشتگ (یا) پروشتہ

اسم فاعلی کا مصدر (VERBAL NOUN OF AGENCY) "توڑنے والا" وغیرھم

پروشوک

مضارع ——— "میں شاید، ضرور توڑوں گا" وغیرھم

واحد

متکلم — من پروشان

مخاطب — توء پروشے

غائب — آ پروشیت

جمع

متکلم — ما پروشین

مخاطب — شما پروشیت

غائب — آ پروشنت

حال - "میں توڑ رہا ہوں" وغیرھم

واحد

متکلم — من پروشگایان

مخاطب — تو پروشگاہے

غائب — آ پروشگاینت

جمع

متکلم — ما پروشگاین

مخاطب — شما پروشگایت

غائب — آ پروشگاینت

ماضی استمراری - "میں توڑ رہا تھا" وغیرہ

واحد

متکلم — من پروشگایان

مخاطب — تو پروشگاپتے

غائب — آ پروشگایت

جمع

متکلم — ما پروشگایتن

مخاطب — شما پروشگایتت

غائب — آ پروشگایتنت

ماضی مطلق — "میں نے توڑا یا مجھ سے ٹوٹ گیا" وغیرھم

واحد

متکلم — من — پروشت (یا) پروشتہ (یا)

مخاطب — تو — پروشتگ (اور) پروشتنت

غائب — آیا — (یا) پروشتگنت

جمع

متکلم — ما — پروشت (یا) پروشتہ (یا)

مخاطب — شما — پروشتگ (اور) پروشتنت

غائب — آھان — (یا) پروشتگنت

ماضی بعید — "مجھ سے توڑا گیا تھا" وغیرھم

واحد

متکلم — من — پروشتت (یا) پروشتگت

مخاطب — تو — (اور) پروشتنت (یا)

غائب — آیا — پروشتگنت

ماضی مفروضہ ـــ "اگر مجھ سے توڑا جاتا" وغیرہم

واحد

متکلم	من	
مخاطب	تو	پروشتین (اور) پروشتینت
غائب	آیا	

جمع

متکلم	ما	
مخاطب	شُما	پروشتین (اور) پروشتینت
غائب	آھان	

حالِ احتمالی ـــ "میں توڑ سکتا ہوں" وغیرہم

واحد

متکلم من پروشتہ کنان
مخاطب تو پروشتء کنے
غائب آ پروشتء کنت

جمع

متکلم ما پروشتء کنن
مخاطب شُما پروشتء کنت
غائب آ پروشتء کننت

ماضی احتمالی ـــ "میں توڑ سکتا تھا" وغیرہم

واحد

متکلم	من پروشت	کُت (یا) کُتہ (یا)
مخاطب	تو پروشت	کُتگ (اور) کُتنت
غائب	آیا پروشت	(یا) کتگنت

جمع

متکلم	ما پروشت	کُت (یا) کُتہ (یا)
مخاطب	شُما پروشت	کُتگ (اور) کُتنت
غائب	آھان پروشت	(یا) کُتگنت

(۱۳۲) ذیل کی چند مثالیں، جنہیں ایسے جملوں کی تشکیل کی وضاحت ہے، جنہیں فعل متعدی کا استعمال ہوتا ہے، شاید کار آمد ثابت ہوں، میں آسانی کی خاطر ماضی معطوفہ کی صرف ان صورتوں کو پیش کردں گا جو "گ" پر ختم ہوتی ہیں۔

من وتی لوگ پروشتگ بمعنے { میں نے اپنا گھر توڑا (مجھ سے میرا گھر توڑا)
من وت وتی لوگ پروشتگ " { میں نے خود اپنا گھر توڑا (مجھ سے ہی میرا گھر توڑا گیا)
ھامرد امنی لوگ پروشتگ " { اس آدمی نے میرا گھر توڑا (اس آدمی سے میرا گھر توڑا گیا)
ھامرد منی لوگا پروشیت " } وہی آدمی میرا گھر توڑے گا
آمنی لوگا پروشیت " } وہ میرا گھر توڑے گا
آمنی لوگ پروشتگ " } اس نے میرا گھر توڑا
آمنی لوگا پروشنت " } وہ میرا گھر توڑیں گے

آھان منی لوگ پروشتگ	کے معنے	انہوں نے میرا گھر توڑا
آیا منی لوگ پروشتگنت	//	اس نے میرے گھر توڑے ہیں
آھان آپی لوگ پروشتگنت	//	انہوں نے اسکے گھر توڑے ہیں
تو آھی لوگ پروشتگ	//	تم نے اس کا گھر توڑا
شما آھی لوگ پروشتگ	//	تم لوگوں نے اس کا گھر توڑا
آیا آھانی لوگ پروشتگ	//	اس نے انکا گھر توڑا
اِشیا آپروشتگ	//	اِس نے اُسکو توڑا
آیا لے پروشتگ	//	اُس نے اِسکو توڑا
آیا آپروشتگنت	//	اُس نے اِنکو توڑا ہے
اِشیا آپروشتگنت	//	اِس نے اُنکو توڑا ہے
آیا آجتگ	//	اُس نے اُنکو مارا
اِشیا آجتگ	//	اِس نے اُسکو مارا
اِشیا آجتگنت	//	اِسنے اُنکو مارا ہے
آھان لے جتگ	//	اُنہوں نے اِسکو مارا
لے آھان ءجنت	//	یہ اُنکو مارے گا
آاِشیا جنت	//	وہ اِسکو مارینگے
لے اِشیاجنت	//	یہ اِس کو مارے گا
اِشیا لے جتگ	//	اِس نے اِسکو مارا

(۱۲۳) یہ ضروری نہیں کہ بے قاعدہ فعل متعدی کی کوئی مثال پیش کی جائے چونکہ ماضی معطوفہ سے اب واقفیت ہو چکی، اسلئے اب کسی قسم کی بھی مشکل کے درپیش ہونے کا احتمال نہیں رہا۔

طور مجہول (PASSIVE VOICE)

(۱۲۴) عام طور پر مجہول کا اظہار ہمیشہ یا تو مصدر یا حاصل مصدر کے فعل معاون (AUXILIARY VERB) "بیگ" (بمعنے ہونا) سے بیشتر استعمال کرنے سے ہوتا ہے؛ مجہول مضارع (AORIST PASSIVE) کے لئے بلا فاعل کے مضارع فعل معروفہ (AORIST PASSIVE)؛ حال یا مجہول استمراری (IMPERFECT PASSIVE) کے لئے حالی یا استمراری معروفہ (IMPERFECT ACTIVE) بہمراہ فاعل جو مضاف الیہ (GENITIVE) میں ہو (جسکو میں نے، آسانی کی خاطر، فعل حالیہ —— (PRESENT PARTICIPLE) قرار دیا ہے، وہ درحقیقت حاصل مصدر "مقام" ۔ "کیفیت" کا اسم ظرف (DATIVE) ہے. ملاحظہ ہو پیرا ۹۷)؛ اور مجہول ماضی (PASSIVE PAST) کیلئے اسم فاعلی (AGENT NOUN) کے اظہار کے بغیر ماضی معروفہ (ACTIVE PAST) لیکن صیغہ مناسب کے اجزائے لاحقہ (POST POSITIONS) کا بطور ملحقہ لگانا ضروری ہے (ملاحظہ ہو پیرا ۶۲ سے ۶۴ تک)۔ بیشک میں اس سلسلے میں وثوق سے نہیں کہہ سکتا کہ انکو لگایا جائے یا چھوڑ دینا چاہیئے۔

من جنگائن [۱] } مجھے مارا جارہا ہے

من جنگائیت [۲] } میں مارا جارہا تھا

من جنگ بیتگتان
(یا) منارا جتگنے } میں مارا گیا تھا
(یا) مناجتگتش

آجنگ بیتگتنت (یا) جتگنتے (یا)
آتش جتگنت. } انہیں مارا گیا تھا.

(۱۲۵) ## افعالِ علت (CASUAL VERBS)

افعالِ علت فعلِ متعدّی سے مصدر کے مادے اور رکن آخر ("گ") کے درمیان "این" لگنے سے تشکیل پاتے ہیں، چنانچہ (اس طرح جب) ایک نیا فعل بن جائے تو اس کی گردان بھی دیگر افعال کی طرح ہوگی جیسا کہ "پروشگ" (بمعنے توڑنا) سے "پروشاینگ" (بمعنے تڑوانا)؛ "لوٹگ" (بمعنے مانگنا) سے "لوٹاینگ" (بمعنے منگوانا)

(۱۲۶) افعالِ لازمی (INTRANSITIVE VERBS) مادے اور مصدری رکن آخر (INFINITIVAL TERMINATION) "گ" کے درمیان یا تو "آین" یا "ان" اور پھر یا تو "ین" لگاتے ہیں جیسا کہ: "رسگ" (بمعنے پہنچنا) سے "رساینگ" اور "رسانگ" اور "رسینگ" (بمعنے پہنچوانا یا بھجوانا)۔ "رسینگ" کے معنی جالینا بھی ہے اور اغلب طور پر امر کے معنی کے اظہار کیلئے مندرجہ بالا ہر دو کو بھی

۱؎ "من جنگائن" صحیح ہے ۲؎ یہاں بھی "منِ" (منی) کے بجائے "منِ جنگایت" درست ہے. (مترجم)

استعمال کیا جاسکتا ہے.

(۱۲۷) افعالِ بے قاعدہ میں سے بعض اپنی علت کی تشکیل مختلف طور پر کرتے ہیں جیسا کہ "گوزگ" (بمعنے گزرنا) سے "گوازینگ" (بمعنے گزارنا)، "تچگ" (بمعنے دوڑنا) سے "تاچگ [۱]" (بمعنے دوڑانا)؛ "نندگ" (بمعنے بیٹھنا) سے "نادینگ" (بمعنے بٹھانا)؛ "وسپگ" (بمعنے سونا) سے "واپینگ" (بمعنے سُلانا)

افعالِ مرکب (COMPOUND VERBS)

(۱۲۸) بلوچی میں افعالِ مرکب کی ایک کثیر تعداد موجود ہے، جو ہر اقسام کے اسماء (بشمول صفت وغیرہم) کے ساتھ بعض بلوچی افعال کو مربوط کرنے سے بنتے ہیں۔ فی الوقت افعال کے اس طرح استعمال سے وہ اکثر اپنا صحیح معانی کھو دیتے ہیں، چنانچہ "کپگ" (بمعنے گرنا) سے "درکپگ" (بمعنے باہر نکل جانا)؛ "ایر کپگ" (بمعنے نیچے اُترنا)؛ "سر کپگ" (بمعنے اوپر چڑھنا) اور بہت سے دیگر.

ذیل میں وہ اہم فعل ہیں جو ایسے اتحادِ لفظی (COMBINATIONS) میں کام آتے ہیں:

کنگ	بمعنے	کرنا
آرگ	"	لانا
گرگ	.	پکڑانا
کپگ	.	گرنا

۱؎ "تاچینگ" زیادہ صحیح ہے (مترجم)

دَیگ بمعنے دینا
آیگ 〃 آنا
بَرگ 〃 لینا
گیجگ 〃 ڈالنا یا ناکام ہونا، اسقاط ہونا

افعالِ انکاری (NEGATIVE VERBS)

(۱۲۹) "نہ" یا "مہ" (بمعنے نہیں) کو بطور سابقہ لگانے سے افعال کو انکاری بنایا جاتا ہے. جیساکہ:-

آنروت بمعنے وہ نہیں جائے گا
آئی نپروشت 〃 اسنے نہیں توڑا

(۱۳۰) "مہ" کو امر کے ساتھ بطور سابقہ لگانے سے "امتناعیت" (PROHIBITION) کا اظہار ہوتا ہے. جیساکہ:-

مرو بمعنے نہ جاؤ یا مت جاؤ
مَپروش 〃 نہ توڑو یا مت توڑو

(۱۳۱) "مہ" بعض اوقات "ورنہ" یا "نہ ہوتا ہو" کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے. جیساکہ:-

آئیا بدار مئی } اسے پکڑو (روکو) ورنہ میرے گھر کو توڑ دیگا
لوگا مپروشت } (میرے مکان کو نہ توڑے)

اگر آ ھمید امبینیں } اگر وہ یہاں نہ ہوتا
مسک شرَت } تو بہت ہی اچھا ہوتا

(۱۳۲) "نہ" اور "مہ" اس وقت "نی" اور "می" بن جاتے ہیں جب وہ کسی ایسے فعل کے ساتھ بطور سابقہ لگائے جائیں جو "آ" یا "ا" سے

شروع ہوتے ہوں (بجز "است" کے جب "مہ" "نیہ" ہو جاتا ہے) جیساکہ:-

میا بمعنے نہ آؤ یا مت آؤ
نیایان 〃 میں نہیں آؤں گا
نیِلان 〃 میں نہیں چھوڑوں گا
میِل 〃 نہ چھوڑو یا مت چھوڑو
منا نیت 〃 میرے پاس نہیں ہے

نوٹ:- اس بات کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے. کہ الفِ مختفی حذف کیا جاتا ہے.

(۱۳۳) وہ افعال جو "او" سے شروع ہوتے ہوں ان کے ساتھ "ت" اور "مہ" بطور سابقہ لگایا جاتا ہے. جیساکہ:-

نوشتیت بمعنے وہ کھڑا نہیں ہوگا.

(۱۳۴) بلوچی میں "دارگ" (بمعنے ہونا) جیسا فعل نہیں ہے. جو فارسی فعل "داشتن" کی طرح ایک ہی مادے سے نکلا ہو جسکے معنی "ہونا" اور جو بلوچی میں "پکڑنا"، "رکھنا"، "قائم رہنا"، "رکنا"، "حفاظت کرنا"، "روکنا" ہے. اس کی جگہ "است" یا "ہست" یا "استنت" یا "ہستنت" (بمعنے ہے) یا "استنت" یا "ھستنت" (بمعنے ہیں) اور بعض اوقات اسکے حال کیلئے مجازاً صیغۂ غائب کے شخصی ارکانِ آخر استعمال ہوتے ہیں، وہ اسم یا ضمیر جو "قابض" کا اظہار کرتے ہوں ان کا استعمال یا تو اسم کے مفعول ثانی کی صورتِ اوّل (IST FORM OF DATIVE) میں ہوتا ہے. اور یا تو پھر حرفِ ربط (PREPOSITION) کے ساتھ حالتِ تشکل میں (حروفِ ربط ملاحظہ ہوں پیرا ۱۲۳ تا ۱۴۵)، اور اسکے زمانۂ ماضی کے لئے فعلِ معاون (AUXILIARY VERB) "بئیگ" (بمعنے ہونا) اسی طریقہ

پر استعمال ہوتے ہیں۔

گون منت (یا) من گو اُنت (یا منا گونت	وہ میرے پاس ہے۔
مناھست (یا) گون من ھستنت	میرے پاس کچھ ہے
اگر گون من بتیین من ریکہ تراد اتت	اگر میرے پاس ہوتا تو میں تمہیں کل دیدیتا
اگر مردؔ گوں ابیت چہ آبا ازبیے اگو جنیں گورا نت آیا یلہ دی	اگر مرد کے پاس ہو تو اسے اس سے لے لینا؛ اگر عورت کے پاس ہو تو اُسے چھوڑ دینا۔

۵۴: ذیل میں حوالہ کے لئے چند باقاعدہ (REGULAR) اور بے قاعدہ (IRREGULAR) افعال کی فہرستیں دی جاتی ہیں۔ یہ ضروری معلوم نہیں ہوتا کہ ماضی مطلق کی دونوں صورتیں یہاں پیش کی جائیں، چنانچہ میں نے صرف اس صورت کو پیش کروں گا جو "ھ" (ہ) پر ختم ہوتی ہو۔

مصدر INFINITIVE	مادہ ROOT	واحد غائب مضارع 3rd. SINGULAR AORIST	ماضی مطلق PAST PARTICIPLE	
یِلگ	اِل	کِلیت	اِشتہ	چھوڑنا
پچگ	پج	پچیت	پشتہ پکہ	پکانا (تندور میں پکانا یا اُبالنا
برگ	بر	بارت	بُرتہ	لے جانا

جنگ	جن	جنت	جتہ	مارنا۔ حملہ کرنا
بیگ	بی	بِیت	بِیتہ	ہونا۔ ہوجانا
سُنبگ	سُنب	سُنبیت	سُنبتہ[1]	چھیدنا
سوچگ	سوچ	سُوچیت	سُتکہ	جلانا
سُچگ	سُچ	سُچیت	سُتکہ	جلنا
گچینگ	گچین	گچینت	گپتہ[2]	انتخاب کرنا۔
آیگ	آ	کیت	اتکہ	آنا
گرادگ	گراد	گرادیت	گراستہ	پکانا
مِرگ	مِر	مِریت	مُرتہ	مرنا
نِندگ	نِند	نِندیت	نِشتہ	بیٹھنا۔ قیام کرنا
وَرگ	وَر	وارت	وارتہ	کھانا یا پینا
بریجگ	بریج	بریجیت	بریتکہ	فرائی کرنا (تیل وغیرہ میں)
دیگ	دی	دات	داتہ	دینا
تاچگ	تاچ	تاچیت	تاتکہ	سرپٹ دوڑانا
رَوگ	رَو	روت	شتہ	جانا
رُدگ	رُد	رُدیت	رُستہ	اُگنا
دُرُشگ	دُرُش	دُرُشیت	دُرُشتہ	پیسنا
درنجگ	درنج	درنجیت	درتکہ	لٹکانا

[1] سُپتہ زیادہ صحیح ہے۔ (مترجم)

[2] یا گچینتہ۔ (مترجم)

دارگ	دار	داریت	داشته	پکڑنا. روکنا
وپسگ	وَپس	وَپسیت	وپته	سونا. لیٹ جانا
گوزگ	گوز	گوزیت	گوسته	گزرجانا.
چِنگ	چِن	چِنت	چِته	اُٹھانا پا لینا
سِندگ	سِند	سِندیت	سِسته	توڑنا (کھینچ کر)
چوپگ	چوپ	چوپیت	چُپته	کوٹنا
گوجگ	گوج	گوجیت	گوتکه	اکھاڑنا (جڑ سے)
وانگ	وان	وانیت	ونته	پڑھنا
رُنگ	رُن	رُنیت[ے]	رُته	فصل کاٹنا
نجگ	نج	نجیت	نتکه	بجھانا
ریچگ	ریچ	رِیچیت	ریتکه	بکھیرنا (پانی وغیرہ پھینکنا)
گِرگ	گِر	گِت	گِپته	پکڑنا
دوچگ	دوچ	دوچیت	دوتکه	سینا
نندگ	نِند	نندیت	نشته	بیٹھنا
ریسگ	ریس	ریسیت	رسته	بٹنا (اون وغیرہ کا)
روپگ	روپ	روپیت	رُپته	جھاڑو دینا
مچگ	مچ	مچیت	مِتکه	چوسنا (بچے کا دودھ وغیرہ)
زیرگ	زِیر	زیریت	زُرته	لینا. لے لینا
بوجگ	بوج	بوجیت	بوتکه	کھولنا

ے رُنت

شودگ	شود	شودیت	شُشته	دھونا. دھو ڈالنا
نبیسگ	نبیس	نبیسیت	نبشته	لکھنا

افعالِ باقاعدہ (REGULAR VERBS)

سنبھگ	سنبھ	سنبھیت	سنبھته	سینگھار کرنا. آراستہ کرنا
رَسگ	رس	رسیت	رسته	پہنچنا
وَکگ	وَکگ	وکیت	وکته	بھونکنا (کتے کا)
زایگ	زا	زیت	زاته	جننا
گَسگ	گَس	گَسیت	گَسته	کاٹنا (منہ سے)
پروشگ	پروش	پروشیت	پروشته	توڑنا
پرشگ	پروش	پرشیت	پرشته	ٹوٹنا
جایگ	جا	جائیت	جاته	چبانا
گڈگ	گڈ	گڈیت	گڈته	ٹکڑے ٹکڑے کرنا
کُلگ	کُل	کُلیت	کُلته	کھانسنا
پٹگ	پٹ	پٹیت	پٹته	ٹپکنا
بڈگ	بڈ	بڈیت	بڈته	جاں دینا. ڈوب جانا
ھکلگ	ھکل	ھکلیت	ھکلته	چلانا (گاڑی وغیرہ) ہانکنا
گلاینگ	گلاین	گلاینیت	گلاینته	ہانکنا. بھگانا. دوڑا دینا
تاپگ	تاپ	تاپیت	تاپته	سینکنا
پترگ	پُتر	پتریت	پترته	گھسنا (اندر وغیرہ داخل ہونا)
ترسگ	ترس	ترسیت	تُرسته	ڈرنا. گھبرانا

مڑگ	مِڑ	مِزیت[1]	مِڑتہ	جھگڑنا۔ لڑنا
کپگ	کپ	کپیت	کپتہ	گرنا
لکگ	لِک	لکیت	لِکتہ	بچ نکلنا
جگرگ	جِگِر	جگرِیت	جگِرتہ	بچ نکلنا
بکشگ	بکش	بکشیت	بکشتہ	بخش دینا۔ معاف کرنا
بَدَاگ	بَد	بدِیت	بدِتہ	منجمد ہونا
کتگ	کت	کتیت	کتتہ	جیتنا۔ حاصل کرنا
تپگ	تپ	تپیت	تپتہ	چھپنا۔ اپنے آپکو چھپانا
لگگ	لگ	لگیت	لگتہ	لگنا۔ متصادم ہونا۔
سِتگ	سِت	سِتیت	ستِتہ	کودنا۔ پھاندنا (ایک ٹانگ سے)
گپنگ	گپین	گپنِیت	گپنتہ	باہم جوڑنا
سِرگ	سِر	سِریت	سِرتہ	بڑبڑانا۔ ہڑبڑا اٹھنا
کُشگ	کُش	کُشیت	کُشتہ	مارنا (جان سے)
زانگ	زان	زانت	زانتہ	جاننا
کندگ	کند	کندیت	کندِتہ	ہنسنا
چتگ	چت	چتیت	چتتہ	چاٹنا
لدّگ	لدّ	لدِّیت	لدِّتہ	بوجھ لادنا
چارگ	چار	چاریت	چارتہ	دیکھنا
بلگ	بل	بلیت	بلتہ	بھولنا

[1] یہ غالباً چھپائی کی غلطی ہے اصل لفظ "مڑیت" ہے (مترجم)

شموشگ	شموش	شموشیت	شموشتہ	بھول جانا۔ فراموش کرنا
شِدگ	شِد	شدِیت	شِدتہ	ہنہنانا
مَنّگ	مَنّ	منّیت	منّتہ	ماننا۔ تسلیم کرنا
گوپگ	گوپ	گوپیت	گوپتہ	بُننا
کِشگ	کِش	کشیت	کِشتہ	بونا۔ اُگانا
گلایگ	گلا	گلائیت	گلاتہ	تعریف کرنا
کشگ	کَش	کَشیت	کشِتہ	نکالنا
بَجگ	بج	بجَیت	بجتہ	پھپتانا
دِرگ	دِر	دِریت	دِرتہ	چیرنا۔ پھاڑنا
دُزگ	دُز	دُزیت	دُزِتہ	لوٹنا۔ چرانا
لیٹگ	لیٹ	لیٹیت	لیٹتہ	لیٹنا (ایک پہلو پر)
آلیٹگ	آلیٹ	آلیٹیت	آلیٹِتہ	لوٹنا
لتارگ	لتار	لتاریت	لتارتہ	مَلنا
مُشگ	مُش	مُشیت	مُشتہ	مالش کرنا
رُمبگ	رمب	رُمبیت	رُمبتہ	بے تحاشا جانا
گوشگ	گوشیت	گوشتہ	گوشتہ	کہنا۔ بولنا
ککرگ	ککر	ککریت	ککرتہ	کھرچنا
چانکرگ	چانکر	چانکریت	چانکرتہ	نوچنا
بُوشگ	بُوش	بُوشیت	بُوشتہ	دبا کر بند کرنا (آنکھ، ہاتھ کا)
بُڈگ	بُڈ	بُڈیت	بُڈتہ	ڈوبنا
بُکگ۔	بُک	بکیت	بکشتہ	ڈبونا۔ پانی میں ڈبکی دینا

سرارگ	سرار	سراریت	سرارته	چالنا. چھالنا (غلے وغیرے کا)
شِترَگ	شِتر	شِتریت	شترته	پھسلنا
تگتگ	تگَن	تگتیت	تگشته	پھسلنا
پُلینگ	پَلین	پُلینیت	پلیسته	جھومنا
هرگ	هر	هرییت	هرته	تکرار کرنا
اوشتگ	اوشت	اوشتیت	اوشتاته	کھڑا ہونا
بالایگ	بالا	بالائیت	بالا	چھالنا (پانی یا دودھ کا)
تجینگ	تجین	تجینیت	تجینته	پھیلانا
چنڈگ	چنڈ	چنڈیت	چنڈته	ہلانا
توسینگ	توسین	توسینیت	توسینته	چوٹ سے بیہوش کرنا
تُسگ	تُس	تُسیت	تُسته	بیہوش ہونا
پلکگ	پلگ	پلکیت	پلکته	نگلنا
کھگ	کھَ	کھَیت	کھُته	تھکنا. آزردہ ہو جانا
لوزگ	لرز	لرزیت	لرزته	لرزنا
پرینگ	پرین	پرینیت	پرینته	گرا دینا
ترگ	تر	ترییت	ترِته	لوٹنا. چہل قدمی کرنا
شانگ	شان	شانیت	شانته	قے کرنا
لوٹگ	لوٹ	لوٹیت	لوٹته	مانگنا. طلب کرنا
پُلگ	پَل	پَلیت	پَلته	بھیجنا
پتایگ	پتا	پتائیت	پتاته	لیٹنا

ساتواں باب

حروفِ سابقہ (PARTICLES)

(۱۳۶) حروفِ سابقہ کے ضمن میں ظرف (ADVERBS) حروفِ ربط (PREPOSITIONS)، حروفِ بجائیہ (INTERJECTIONS) اور حروفِ علت (CONJUNCTIONS) آجاتے ہیں۔

(۱۳۷) ظرفِ مکانی (ADVERB OF PLACE) عام طور پر اسماء کی حالتِ ظرفی (LOCATIVE CASES OF NOUN) ہوتے ہیں۔ یعنے (مفعولِ ثانی کی صورتِ اول)، جنکے ساتھ کبھی کبھی ایک ضمیرِ اشارہ (DEMONSTRATIVE PRONOUN) بطور سابقہ مضافِ الیہ کی صورت میں ان کے آگے ایک، آدھ لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ذیل میں عام استعمال ہونیوالے ظرف کی ایک فہرست دیجاتی ہے۔

ظرفِ مکانی — (ADVERB OF PLACE)

اِدا۔ همدا۔ اینگو۔ همینگو } یہاں۔ یہیں

اودا۔ همودا۔ آنگو۔ همانگو } وہاں

هرجاگہا } ہر جگہ

لاپا۔ عقا } اندر۔ میں
دَرا } باہر
دیر ″ دور
نزیکا ۔ نزدیک۔ قریب
رندا۔ پدا۔ پُشتا ″ پیچھے
دیما ″ آگے
چیرا۔ مُنا ۔ نیچے
سَربُرا۔ سرا۔ بالا
برزا } اوپر۔ پر
رندا ″ بعد میں
آدیا۔ پُشتا۔ پَدا ″ اس طرف۔ اس پار
میانجیا۔ توکا ″ درمیان۔ اندر
چیرا۔ مُنا۔ دیما ″ نیچے۔ قدموں پر
اشِدا۔ چدا۔ چمِدا ″ یہاں سے
اشودا۔ چمودا ″ وہاں سے
ایدیما۔ اینیما ″ اس طرف
آدیما۔ آنیما ″ اُس طرف
نیما۔ نیمگا ″ جانب۔ طرف

ظرف زمانی (ADVERB OF TIME)

هروهدے۔ نی کہ ″ جب کبھی۔ اب جبکہ

انی۔ هنی۔ نی۔ هنُ۔ نوُ ″ اب۔ ابھی۔ اسی دم
تنیگا۔ دنیگا ، تاہنوز۔ ابھی تک۔ ابتک
زِیک۔ زِی ″ کل (گزرا ہوا)
باندات۔ باندا ″ کل (آنے والا)
انشپی ″ آج رات۔ آج رات کو
مروچی ″ آج
اناگاها۔ ناگاه ″ اچانک
هچبر۔ اِزبر ″ کبھی بھی
هچبر نه۔ ازبر نه ″ کبھی نہیں
یکبرے ″ ایک بار
گُڈا۔ گڈ ″ پھر۔ بعد کو
نوگ[1] ″ پھر سے۔ دوبارہ۔ ازسرنو
یکشا ″ ہمیشہ۔ مدام
سر۔ سرا۔ ساری۔ ساریا
پیسر۔ پیسرا۔ پیشتر } پہلے پیشتر*
پیشترا۔ اوّل۔ اوّلا
همیدمان ″ ابھی ابھی۔ اسیوقت۔ فوراً

*(۱۳۹) نوٹ۔ ″سرا″، ″ساریا″، ″پیسرا″، ″پیشترا″ ″اوّلا″ اور ″گُڈا″ کے معانی ″پہلا″ اور ″بعد کو″ بھی ہے،

---

[1] دراصل ″نوک″۔ مترجم

جیساکہ مندرجہ ذیل مثالوں سے ظاہر کیا گیاہے. ایک حرفِ سابقہ "و" اس ظرفِ زمانی کے درمیان لگایا جاتا ہے جو "بعد" اور "پیشتر" کی دلالت کرتا ہو اور جو مسئلہ کا جُزِ اول ہو. جیساکہ:-

اش من وسر مُرو	بمعنے	مجھ سے پیشتر جاؤ
اش من وگُدّ بیا	″	میرے بعد آؤ
سرا (یا) ساربیا (یا) پیسرا (یا) اوّلا (یا) پیشترا برو		پہلے تم جاؤ
گُدّ ابیا		بعد کو آؤ
مَن اش تو وسر آنگان / اش تو وگُدّ بیا تککان		میں تم سے پیشتر آیا بعد میں نہیں آیا

(۱۴۰) ظرفِ مقدار (ADVERB OF QUANTITY)

کھک	بمعنے	تھوڑا
باز. گیڑے	″	کافی. بہت
گیش. گیشتر	″	زیادہ. زیادہ تر
بس	″	کافی، صرف
کم	″	کم
ھتے. چیزے. چپے	″	کچھ. تھوڑا بہت
دُرست	″	سب. تمام. کل

(۱۴۱) ظرفِ استفہامیہ، حالت وغیرہ (ADVERB OF INTEROGATION; MANER ETC.)

کدِی	بمعنے	کب ؟
کُو. کُجا. کُجانگو	″	کہاں ؟
چُنت. چنکرہ / چکرہ. چنکدہ	″	کتنے. کسقدر ؟
پَرچہ. پرچِی / پرچیا	″	کیوں ؟
پَیما. اڈا. ھڈا / ڈولا	″	طرح. مانند
چون. چتور	″	کیسے. کسطرح ؟
بلکہ	″	شاید
بیشک. زوور / زورِ. البت	″	یقیناً. ضرور. قطعاً
بُن	″	یقیناً نہیں. قطعاً نہیں
نہ. نا. اِنّا	″	نہ. نہیں
اَو. ھَو	″	ہاں
ایلپیا	″	اسطرح. اس ریتہ
چو	″	ایسے

حــروف ربط —— (PREPOSITIONS)

(۱۴۲) بلوچی میں حروفِ ربط کو دو درجات میں تقسیم کرنا چاہیئے.

درجہ اوّل :- وہ جو اسم سے پیشتر آتے ہیں.

درجہ دوئم :- وہ جو اسم کے بعد آتے ہیں.

(۱۴۳) درجہ اول کے حروفِ ربط، مفعول ثانی کی صورت اوّل میں، اسم کی فرمانروائی کرتے ہیں، (لیکن ضمائر کی نہیں، بجز صیغۂ غائب) جیساکہ :-

اشی ھما مردا بزیر — بمعنے — اُس آدمی سے لے لو

اش من مزیر — " — مجھ سے نہ لو

من گون توءِ کایان — " — میں تمہارے ساتھ آؤں گا

من وتی کتاب پر تو دسینتہ — " — میں نے اپنی کتاب تمہیں پہنچادی

گون آیا من نروان — " — میں اسکے ہمراہ نہیں جاؤں گا.

(۱۴۴) لفظ " گون " بمعنے " ہمراہ " کا ایک جملے میں دو مرتبہ استعمال کا ایک محاورتی طریقہ ہے. جس کے معنے انگریزی لفظ (ALONG) کے برابر ہے. جیساکہ مندرجہ ذیل مثالوں میں استعمال کیا گیا ہے :-

گون وت بیار — بمعنے — اسے اپنے ساتھ لا

گون وت بیارے گون — " — اسے اپنے ساتھ لے آؤ *

گون من بیا — " — میرے ساتھ آ

گون من بیا گون — " — میرے ساتھ چلے آؤ *

* نوٹ :- ان مثالوں میں پہلے " گون " کا " ن " کچھ اس

شدّت سے غنہ کیا جاتا ہے کہ وہ تقریباً غیر محسوس معلوم ہونے لگتا ہے.

(۱۴۵) درجہ دوئم کے حروفِ ربط تقریباً ظرفِ مکانی کی طرح ہیں اور مضاف الیہ میں انکے آگے اسم یا ضمیر لگانا پڑتا ہے. البتہ (جب یہ اسم کے بعد آتا ہو) تو " گون " کو مستثناء قرار دیا جائے، کیونکہ اس کا اطلاق مفعول (حالت) کی شکلِ اوّلی میں ہوتا ہے. جیساکہ :-

منی لوگِ لاپا ئنت — بمعنے — وہ میرے گھر کے اندر ہے

منا گون بیا — " — میرے ساتھ آ

(۱۴۶) درجہ اوّل

غی . اچ . شہ . چہ — بمعنے — سے . متعلق بہ

گون — " — ساتھ . بہمراہ . ایک ساتھ

پر . پہ . مہ — " — کیلئے . واسطے . لئے . سے

من — " — اندر . میں

بگیر . بگر — " — علاوہ

بگیر . بگر . بے — " — بغیر . بجز

تا . دان — " — جبتک . جہاں تک

(۱۴۷) درجہ دوئم

لاپا . تھا — بمعنے — میں . اندر

گون — " — سے . ساتھ

گورا — " — پاس . جانب.

واستا	بمعنے	کے لئے
سرا	"	پر. اوپر

(۱۴۸) **حروفِ تجائیہ** :- (INTERJECTIONS)

ویسے تو بلوچی زبان حروفِ تجائیہ کے سلسلے میں نہایت ہی زرخیز ہے، لیکن انہیں سے بیشتر ناقابلِ ترجمہ، قابلِ اعتراض اور بعض غیر ضروری ہیں، جنکا یہاں ذکر مناسب نہیں ہے۔

وش وش. ساپ ساپ، آستے آستے	آہستہ آہستہ. دھیرے دھیرے
سراپ سراپ	خاموشی سے
شاباش	شاباش. بہت خوب
انچو. ھنچو	اسیطرح. بیشک
بے بلا	خدا نہ کرے. خدانخواستہ

حروفِ علت (CONJUCTIONS)

(۱۴۹) ذیل میں استعمال میں آنے والے حروفِ علت کی فہرست پیش کیجاتی ہے۔

و	بمعنے	اور
ھم	"	(یہ) بھی. اور
بلے	"	لیکن
بس	"	بس. کافی
توری	"	ایک نہ ایک. یہ یا وہ

ھمیشیا. ھمیواستا	بمعنے	اسلئے. چنانچہ
گڈا	"	پھر. اس کے بعد
اگر. اگہ	"	اگر
کہ	"	کہ. تاکہ

(۱۵۰) بعض اضلاع میں حروفِ علت "و" (بمعنے اور) "کہ" (بمعنے کہ یا تاکہ) اور "اگر" (بمعنے اگر) کا استعمال بہت کم کیا جاتا ہے جبکہ دیگر علاقوں میں ان کا استعمال عام طور پر فارسی حروفِ علت کی طرح کیا جاتا ہے۔

(۱۵۱) جب زمانہ ماضی میں دو یا دو سے زائد افعالِ متعدی جو یکے بعد دیگرے آتے ہوں اور جو ایک ہی فاعل کے زیرِ نگین ہوں، کو باہم ملانے کے لئے "و" کا استعمال کیا جائے، تو انکے لئے فاعل کا جزِ لاحق ضمیری (PRONOMINAL POSTPOSITION OF AGENT CASE) کا لگانا ضروری نہیں ہے۔ (ملاحظہ ہو پیرا ۶۴)؛ اگر تین افعال ہوں تو "و" کو انگریزی کی طرح عموماً آخری دو افعال کے درمیان لگایا جاتا ہے۔

مردا نگن گپت و وارت	بمعنے	آدمی نے روٹی لی اور کھائی،
مردا آتک وارتے وشُت۔	"	آدمی آیا، (کھانا) کھایا اور چلا گیا۔
مردا نگن گپت وارتہ شانت (یا) مردا نگن گپت و وارت گڈا شانتے (یا)	"	آدمی نے روٹی لی، کھائی اور قے کیا

موڑ اِنگن گپت وارتے | وشانتے

(۱۵۲) جب حرفِ علت "و" دو افعال لازمی کو باہم ملاتا ہو، تو اس صورت میں فعل سے شخصی ایکا یا آخر (PERSONAL TERMINATIONS) کو حذف کرنے کی اجازت ہے جیسا کہ:

من پاداتک وشتگان (یا)
من پاداتکگان وشتگان } میں اٹھا اور چل دیا۔

آٹھواں باب

حروفِ عددی (NUMEALS)

(۱۵۳) بلوچی میں اعدادِ محض (CARDINAL NUMBERS) تقریباً وہی ہیں جو فارسی میں مروّج ہیں۔

یک	ایک	پانزدہ	پندرہ
دو	دو	شانزدہ	سولہ
سَی	تین	ھبدہ	سترہ
چار	چار	ھژدہ	اٹھارہ
پنچ	پانچ	نوزدہ	انیس
شش	چھ	بیست	بیس
ھَپْت	سات	بیست و یک	اکیس
ھشت	آٹھ	سی	تیس
نُہ	نو	سی و یک	اکتیس
دہ	دس	چل (یا) چہل	چالیس
یازدہ	گیارہ	چل و یک	اکتالیس
دوازدہ	بارہ	پنجاہ	پچاس
سیزدہ	تیرہ	شصت	ساٹھ
چاردہ	چودہ	ھفتاد	ستّر

هشتاد	اَسّی	سَی سَد	تین سو
نَوَد	نوّے	هزار	ہزار
سَد	سو	دہ هزار	دس ہزار
دوسَد	دوسو	لک	لاکھ

(۱۵۴) اعدادِ محض کے ساتھ "مُمِي" لگانے سے اعدادِ ترتیبی (ORDINALS) کی تشکیل ہوتی ہے۔ جیساکہ:-

اوّلی	پہلا	هَپتُمِي	ساتواں
دومِي	دوسرا	هَشتُمِي	آٹھواں
سیُمِي	تیسرا	نُهمِي	نواں
چارُمِي	چوتھا	دَهُمِي	دسواں
پنچمِي	پانچواں	بیستُمِي	بیسواں
ششمِي	چھٹا	سَدُمِي	سواں

(۱۵۵) اعدادِ کسری (FRACTIONAL NOS.) کا اظہار ہمیشہ نسب نما (DENOMINATOR) کو شمار کنندہ (NUMERATOR) کے ساتھ بطور سابقہ لگانے سے ہوتا ہے۔ حرفِ ربط "اش" ہمیشہ مقدر ہے۔ جیساکہ:- "سیک" جوکہ دراصل "اش سَی یک" (تین سے ایک) ہے۔

نیم	۱/۲	سَیدو	۲/۳
سَیک	۱/۳	چارسَی	۳/۴
چارِک	۱/۴	پنچچار	۴/۵
پنچک	۱/۵	سدچل	۴۰/۱۰۰

۱ ۲/۳ کیلئے دوبھر وسیک ۳/۴ کیلئے سےچارک وغیرہ۔ باقی استعمال نہیں کیے جاتے

(۱۵۶) ایوک - یَیوک	واحد	SINGLE
دوسر	دونا۔ دُگنا	DOUBLE
سَیسر	سہ گنا	TREBLE
چارسر	چار گنا	QUADRUPLE
پنچسر	پانچ گنا	QUINTUPLE
ششسر	چھ گنا	SEXTUPLE
ہپتسر	سات گنا	SEVENFOLD
ہشتسر	آٹھ گنا	EIGHTFOLD
(۱۵۷) دوئینان	ہردو۔ دونوں	THE TWO, BOTH
سَیینان	ہرسہ۔ تینوں	THE THREE
چاربنان	ہرچہار۔ چاروں	THE FOUR
دھینان	دسوں ۔۔	THE TEN

———★———

نواں باب

تقسیم اوقات. (DIVISIONS OF TIME)

(۱۵۸) ہفتہ کے دن تقریباً وہی ہیں جو فارسی میں ہیں:۔

یکشمبہ	اتوار
دُشمبہ	پیر
سیشمبہ	منگل
چارشمبہ	بدھ
پنجشمبہ	جمعرات
جُما	جمعہ
شمبہ	ہفتہ

(۱۵۹)

مروچی	آج
زیک. زی	کل (گذشتہ)
پَیری. پَیرِیری	پرسوں (گذشتہ)
پس پَیری	ترسوں (گذشتہ)
باندات. باندا	کل (آنے والا)
پونشی. پوشی	پرسوں (آنے والا)
پرمبوشی	ترسوں (آنے والا)
پستہ پرمبوشی	چار دن بعد

(۱۶۰)

ایشپی[1]	آج رات
دوشی	کل رات (گذشتہ)
پرندوشی	پرسوں رات (گذشتہ)
پس پرندوشی	ترسوں رات (گذشتہ)
بانداشپ	کل رات (آنے والی)
پونشی شپ	پرسوں رات (آنے والی)
پرمبوشی شپ	ترسوں رات (آنے والی)
پسپرمبوشی شپ	چار رات بعد

(۱۶۱) مہینوں کے نام، اکثر اسلامی ممالک کی طرح یہاں بھی اسلامی کلنڈر کے مطابق ہیں، فرق صرف مقامی تلفظ کا ہے۔

محرم	رجب
سفر	شابان
رُبی الاوّل	رمزان
رُبی الآخر	شوال
جمادی الاوّل	ذوالکادہ
جمادی الآخر	ذوالحج

(۱۶۲) سال کو دو موسم میں تقسیم کیا گیا ہے، یعنے "گرمگ" (موسم گرما) اور "زستان" (موسم سرما)۔ انکی دیگر بہت سی جزوی شاخیں بھی

---

[1] مورگنسٹرن نے "دوشی" کو "آج رات کے" معنو میں لیا ہے جو درست نہیں اسلئے میں نے "ایشپی" یعنے "آج رات" کا اضافہ کرکے اس فہرست کو مکمل کر دیا ہے۔ (مترجم)

ہیں. لیکن وہ سب کے سب یا تو مختلف فصلوں سے موسوم ہیں یا ترکیبِ ہواؤں وغیرہ سے متعلق ہیں اور ہر علاقہ میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں. اسلئے ان کا یہاں تذکرہ غیر ضروری معلوم ہوتا ہے.

دن کے حصص. (DIVISIONS OF DAY)

مزنیں گوربام۔ بانگواہ	پَو پھٹے
گوربام۔ اتارگ۔ ماھلا	علی الصباح
پگاہ	
شُھب. سوب	صبح
نیرموچ. نیمروچ	دوپہر
ژُھر	دن کے تقریبًا ایک بجے
بیگاہ۔ اسُر	سہ پہر. شام
روزرِد	غروب آفتاب
مگرب	مغرب
اِشا. شام	عشا. رات کے کھانے کا وقت
شپ	رات
نیمشپ	آدھی رات

★

ملاخظات (OBSERVATIONS)

(۱۶۴) "باز" (بمعنے بہت)، "چُنت" (بمعنے کتنے یا کسقدر)، "لھتے" (بمعنے کچھ یا چند) اور اعدادِ محض عام طور پر فعل کو صیغہ واحد میں لیتے ہیں. جیساکہ:۔

بازمرد اتکہ	بمعنے	بہت سے آدمی آئے
چُنت مردم اتکہ	"	کتنے آدمی آئے
لھتے مرد اتکہ	"	چند آدمی آئے
بیست مرد شُتہ	"	بیس آدمی گئے

(۱۶۵) بیانیہ میں بلوچ ہمیشہ ڈرامائی انداز اپناتا ہے. حتّٰی کہ جب وہ صیغہ غائب کے حرکات و فرمودات کے متعلق بھی بات کرے تو وہ ان خیالات کو لفظی جامہ پہنانے کی کوشش کرے گا جو اسکے خیال میں شخص مذکورہ کے ذہن میں بات کرتے وقت فطری طور پر ہوں. جیساکہ:۔

آیا گوشت کہ من ءَ کایان بلے نیاتکہ	اس نے کہا کہ میں آؤں گا پر نہیں آیا.
دیتے کہ ھنی من پیران	اس نے محسوس کیا کہ اب میں (وہ) بوڑھا ہو چکا ہوں.

(۱۶۶) کئی جگہوں پر جہاں کہ انگریزی میں زمانِ ماضی کے فعل کے پیچھے زمانِ ماضی کا فعل لگایا جاتا ہے. وہاں بلوچ فعل کا صیغہ حال استعمال کرتا ہے جیساکہ:۔

دیتے کہ آپ دنَ[لہ] } اس نے محسوس کیا کہ پانی صحرا کی
نیمگا روت } جانب بہے جا رہا ہے۔

(۱۶۷) ظرفِ عددی یا لتعدی، عام طور پر ان اسماء کے ساتھ صیغۂ واحد میں آتے ہیں، جنکو وہ تیار کرتے ہیں۔ جیسا کہ :-

لمتے مرد ماوارتہ   بمعنے   چند آدمیوں نے کھایا
بازمرد مرشتہ   "   بہت سے آدمی گئے

(۱۶۸) چند الفاظ جو کہ طویل اعراب پر ختم ہوتے ہوں، انکے اور اقتضائے فعلی کے درمیان ایک ترخیمی حرف (EUPHONIC LETTER) لگانا پڑتا ہے۔ جیسا کہ :-

ہیگورنت (برائے) اینگوئینت = یہ یہاں ہے
چشذنت " چوئینت = یہ ایسا ہے یا اسطرح ہے۔
ایشنت " ایئنت = وہ یہ ہے

(۱۶۹) بعض اوقات "هم" اور "و" (بمعنے "بھی" اور "اور") دونوں ایک ہی جملے میں استعمال ہوتے ہیں، ثانی الذکر زور لفظی کیلئے آتا ہے۔ جیسا کہ :-

آہم شرین مرد ے و = وہ بھی تو ایک اچھا آدمی ہے۔
اے هم شرنت و = یہ بھی تو اچھا ہے
ہیگو هم بازنت و = یہاں تو کافی ہیں

لہ لفظ "ڈن" ہے

ضمیمہ الف

پیرا ۷۹ میں یہ کہا گیا ہے کہ ارکانِ آخر (TERMINATIONS) جو افعال کے مادوں میں لگائے گئے ہوں، بشرطیکہ ایسا کرنا نتیجہ خیز ثابت ہو، تو انھیں فعل مفروضہ (IMAGINARY VERB) "اُگ" کے حصے تصور کئے جائیں۔ ایسا فعل اگر کہیں وجود میں آئے تو، اسکی گردان مندرجہ ذیل طور پر کی جائے :-

مصدر۔ حاصل مصدر وغیرہ "ہونا"

اُگ

مادہ اُ

فعلِ حالیہ ــــ "ہوتے ہوئے"

اُگا

ماضی معطوفہ ــــ "ہوا"

اُتنگ (یا) اُتہ

فعل معروفہ ــــــ "رہتے رہتے"

اُان (یا) آن

اسم فاعلی یا مسلسل (NOUN OF AGENCY OR CONTINUANCE)

"ایک ذی حیات"

اوک

مضارع — "میں ہوں"، "شاید ہوں گا" وغیرہ

واحد	جمع
متکلم :- من أان (یا) آن	ماأِن (یا) یُن
مخاطب :- توأے (یا) ئے	شماأِت (یا) ئِت
غائب :- آرأیت (یا) ئیت (یا أنت (یا) ئنت	آأنت (یا) ئنت

ماضی مطلق — "میں تھا" یا "ہوا تھا"

واحد

متکلم :- من أتان (یا) ئتان (یا) أتگان (یا) ئتگان

مخاطب :- توأتے (یا) ئتے (یا) أتگے (یا) ئتگے

غائب :- آأت (یا) ئت (یا) أتگ (یا) ئتگ

جمع

متکلم :- ماأتِن (یا) ئتین (یا) أتگن (یا) ئتگن

مخاطب :- شماأتِت (یا) ئتت (یا) اتگِت (یا) ئتگت

غائب :- آأتنت (یا) ئتنت (یا) اتگنت (یا) ئتگنت

*